Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہنامہ اُردو

ریویو آف ریلیجنز (قادیان)

یعنی

دنیا کے مذاہب پر نظر

مدیر

علی محمد اجمیری

بابت ماہ ذیقعدہ ۱۳۶۱ئہ مطابق ماہ دسمبر ۱۹۴۲ء

ماہ فتح ۱۳۲۱ ہش

جلد ۴۱ عدد ۱۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقاصد و قواعد رسالہ

رسالہ ریویو آف ریلیجنز (اُردو) سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۹۰۲ء میں حسب ذیل مقاصد کے پیش نظر جاری فرمایا تھا۔

غیر مذاہب کے مقابلہ میں اسلام کی فوقیت ظاہر کرنا۔

مخالفین اسلام کے حملوں کا جواب دینا۔

صحیح اسلامی عقائد کی اشاعت و تعلیم دینا۔

یہ رسالہ ہر انگریزی ماہ کی یکم تاریخ کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے۔ اگر پندرہ تاریخ تک کسی خریدار کو رسالہ نہ ملے، تو بروقت شکایت موصول ہونے پر رسالہ دوبارہ ارسال کیا جائیگا۔

رسالہ کی سالانہ قیمت اندرونِ ہند تین روپے اور بیرونِ ہند چار روپے ہے۔ طلباء اور غیر احمدی اصحاب سے رعایتی قیمت اڑھائی روپے لی جاتی ہے۔

خریداران کو دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیئے۔ ورنہ عدم تعمیل یا تعمیل میں تاخیر کی ذمہ واری دفتر پر نہ ہوگی۔

ترسیل زر اور تمام دفتری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہونی چاہیئے۔

یہ رسالہ جماعت احمدیہ کا ایک ہی قومی اُردو ماہنامہ ہے، بوجہ علمی مجلہ ہونے کے اس کے فائل محفوظ رکھے جاتے ہیں۔ اور ایک وسیع علمی طبقہ کی نظر سے گذرتا ہے۔ اس لئے اس میں اشتہار دینا مفید ہے۔ نرخنامہ اشتہارات حسب ذیل ہے:۔

تعداد	ایک بار	تین ماہ	چھ ماہ	ایک سال
ایک صفحہ	تیس روپے	اٹھتر روپے	ایک سو چوالیس روپے	دو سو ستر روپے
نصف صفحہ	اٹھارہ روپے	اڑتالیس روپے	چوراسی روپے	ایک سو پچاس روپے
ربع صفحہ	بارہ روپے	تیس روپے	چوّن روپے	نوّے روپے

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ

ماہنامہ

ریویو آف ریلیجنز (اُردو)

یعنی

دنیا کے مذاہب پر نظر اور اہل مذاہب کا تشحیذ الاذہان

جلد ۴۱ | ماہ ذی قعدہ ۱۳۶۱ھ مطابق ماہ دسمبر ۱۹۴۲ء | عدد ۱۲

فہرست مضامین

جنگ کے متعلق پیشگوئیاں (نجومیوں، سپرچولسٹوں اور اولیاء اللہ کی پیشگوئیوں میں فرق)	صہ ۲	مولانا جلال الدین صاحب شمسؔ امام مسجد لنڈن
مولوی ثناء اللہ صاحب کی ضد "ریویو" کے معاندین	صہ ۳۴	ایڈیٹر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ جنگ نہیں ہوگی، لیکن جنگ شروع ہوگئی"۔

جب ان پیشگوئیوں کے پورا نہ ہونے پر اعتراضات کیے گئے، تو یہ لوگ اس کی مختلف توجیہات کرنے لگے۔ چنانچہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۹ء کے پرچہ میں ہیری کاکس نے لکھا، کہ لارڈ نارتھ کلف نے یہ پیغام نہیں دیا تھا کہ جنگ نہیں ہوگی، بلکہ یہ کہا تھا، کہ بڑی جنگ نہیں ہوگی۔ اور ہمارے ایک سرکردہ میڈیم نے صرف ہمارے ملک کے امن میں رہنے کے متعلق پیشگوئی کی تھی، چنانچہ انگلستان پر ایک بم بھی نہیں پڑا۔ پھر کہتا ہے، کہ میں نے اگست میں ناٹنگھم کے گرجا میں حسب الفاظ حاضرین کو یقین دلایا تھا، کہ "ان کے مکانات بموں سے نہیں گرائے جائیں گے۔ اور بڑی یوروپین جنگ نہ ہوگی"۔ مگر انگلستان پر ایسی بمباری ہوئی جو کبھی نہیں بھولے گی۔ اور یورپ میں ایسی خطرناک جنگ ہوئی، کہ ملکوں کی حکومتیں تبدیل ہوگئیں۔ بعض نے کہا، کہ غلطی اصل میں پیشگوئیوں کو اشاعت دینے کی ہے۔ اشاعت نہیں ہونی چاہیئے تھی۔ بعض نے کہا۔ اشاعت اس لئے دی گئی، کہ پیشگوئیاں کرنے والے سرکردہ تھے۔ اور بعض نے ان حالات کو دیکھتے ہوئے مشورہ دیا، کہ پیشگوئیاں کرنا بند کرنا چاہیئے۔ چنانچہ ان کے ایک مشہور لیڈر مسٹر ہینن سویفر نے کوئینز ہال لنڈن میں اپنی تقریر میں اِن پیشگوئیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا "ہمیں اپنے پلیٹ فارم سے پیشگوئی کرنا بند کرنا چاہیئے۔ پیشگوئی اگرچہ ایک دلچسپ سٹنٹ ہے۔ لیکن جتنی جلدی سپرچولزم سے اس کا وجود غائب ہو جائے، اتنا ہی بہتر ہے۔ ابھی بارہ ماہ گذرے ہیں، جبکہ میں نے اِس بیہودہ خیال پر کہ پیشگوئی ارواح کے عمل کی ایک شہادت ہے، تنقید کی تھی۔ لیکن مجھے یہ جواب دیا گیا کہ مجھے اپنے الزام کو ثابت کرنے کی جرأت نہیں"۔ [1] بعض نے اِس رائے کی مخالفت کی۔ چنانچہ ایچ۔ بوڈنگٹن کا خط اس پرچہ میں چھپا۔ کہ میں نے ایڈیٹر کو پروٹسٹ کرتے ہوئے لکھا تھا، کہ سویفر کا میڈیمز کو پیشگوئی ترک کرنے کا مشورہ دینا ایک احمقانہ بات ہے۔ وہ پھر یہ بھی کہہ سکتا ہے، کہ توسط کو سرے سے ہی بند کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ پیشگوئی ہی تو علم ارواح کے اظہار میں سب سے نمایاں چیز ہے"۔ [2]

---

[1] دی ٹو ورلڈز۔ مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۹ء۔ [2] ایضاً مورخہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۳۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ لوگ جنہوں نے پیشگوئی کا سلسلہ جاری رکھنے کی تائید کی، وہ جنگ کے بعد بھی پیشگوئیاں کرتے گئے۔ چنانچہ آگے چند اور پیشگوئیاں یہاں نمونہ کے طور پر درج کیجاتی ہیں۔ ایک نے پیشگوئی کی۔ "وہ دن دور نہیں جبکہ جنگ ختم ہوگی۔ اور تمہیں اس کے متعلق اسوقت زیادہ علم ہوگا، جبکہ تم ہٹلر کے قتل کی خبر سنوگے۔ ۱۰ر فروری کا انتظار کرو۔"[1] پھر ایک سپرچولسٹ ایف۔ اچ۔ وڈ لکھتا ہے، کہ "اگر جرمنی اور روس کے لیڈروں کو اس بات کا علم ہو جائے، کہ ان کی بعض نہایت خفیہ تدابیر و تجاویز کا ان کے حیز عمل میں آنے سے بہت مدت پہلے مجھے علم دیا گیا تھا، تو وہ حیران ہو جائیں۔ مجھے باتیں بتانے والوں میں سے دو بڑی شخصیتیں ایک لیڈی نوتا اور دوسری میرا رُوحی برادر جے۔ ڈی۔ ڈبلیو ہیں۔ ۱۴ر ستمبر کو نوتا نے مجھے خبر دی، کہ اٹلی جنگ میں شامل نہیں ہوگا۔ اور ۲۱ر اکتوبر کو جے۔ ڈی۔ ڈبلیو نے مجھے بتایا، کہ مسولینی کسی سے اور کم از کم انگلستان سے مخاصمت نہیں کرنا چاہتا۔ اور ۲۸ر نومبر کو جبکہ روس ابھی فن لینڈ پر حملہ کرنے کی ڈینگ مار رہا تھا اور ابھی حملہ نہیں کیا تھا، مجھے جے۔ ڈی۔ ڈبلیو نے بتایا، کہ روس تکلیف دینا چاہتا ہے، لیکن روس سے تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ روسی جنگ نہیں کر سکتے۔ اور نہ وہ جانتے ہیں کہ جنگ کیسے کرنی چاہیئے۔ انکی مشینیں بھی نہایت خراب ہیں۔ روس کو سوائے ذلت کے اور کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ روس ایک بے وقوف ملک ہے۔ اور اگر روسی محتاط نہیں ہونگے تو انہیں مصیبت کا سامنا ہوگا۔ نیز نوتا نے ۳ر اکتوبر کو مجھ سے کہا۔ کہ جرمن طبی لحاظ سے جنگ کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ میرا بھائی اور بہت سی اور ارواح یہی سمجھتی ہیں، کہ جنگ ۱۹۴۰ء میں ختم ہو جائے گی۔"[2] پھر لکھا، کہ "۱۰ر اپریل کو جے۔ ڈی۔ ڈبلیو نے اٹلی کے متعلق بتایا، کہ مسولینی اٹلی کو زبردستی جنگ میں لانا چاہتا ہے۔ لیکن میرا خیال ہے۔ اٹلی بچ نہیں سکیگا۔ لیکن اس سے بہت پہلے سویڈن جنگ میں شامل ہو جائیگا۔"[3]

کیا کوئی خیال کر سکتا ہے، کہ یہ پیغامات دینے والی روحوں کو اتنا بھی علم ہے جتنا کہ عوام الناس کو اخباروں کے مطالعہ سے ہوتا ہے۔ لیکن باوجود اس کے سپرچولسٹ ان باتوں کا نام پیشگوئیاں رکھتے

---

[1] دی ٹو ورلڈز مورخہ ۱۹ر جنوری ۱۹۴۰ء۔ [2] ایضاً۔ مورخہ ۸ر مارچ ۱۹۴۰ء۔ [3] ایضاً۔ ۲۴ر مئی ۱۹۴۰ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور عالمِ بالا سے تعلقدار ہونے کے مدعی ہیں لیکن کوئی عقلمند ایسی باتوں کا نام پیشگوئی نہیں رکھ سکتا۔
پس موجودہ جنگ نے سپرچولسٹوں کے بذریعہ ارواح امورِ غیبیہ پر اطلاع پانے کے ڈھول کا پول بھی کھول دیا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی پیش گوئیاں

جو پیشگوئیاں خدا تعالیٰ اپنے مقرب بندوں کے ذریعہ کرتا ہے، انمیں تخلف کبھی نہیں ہوتا۔ یہ تو ممکن ہے، کہ ملہم اسے سمجھنے میں غلطی کھا جائے، لیکن اصل پیشگوئی جب پوری ہوتی ہے، تو وہ اپنے ساتھ غیب کے اتنے پہلو لئے ہوتی ہے، کہ کوئی عقلمند اس کے وقوع کے بعد اس کے خدائے عالم الغیب کی پیشگوئی ہونے میں شک نہیں کر سکتا۔ میں اپنے سابقہ مضامین میں قرآن مجید سے یورپین جنگوں کے متعلق اور پھر گذشتہ اور موجودہ عالمگیر جنگ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں ذکر کر چکا ہوں۔ اس مضمون میں میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی موجودہ جنگ کے متعلق پیشگوئیاں ذکر کرتا ہوں:۔

اُس وقت جبکہ یورپ کے اسٹرالوجسٹ اور سپرچولسٹ پے در پے یہ پیشگوئیاں شائع کر رہے تھے، کہ جنگ ہرگز نہیں ہوگی، آپ نے اللہ تعالیٰ سے علم پاکر فرمایا، کہ نہایت ہولناک تباہی خیز جنگ ہوگی۔ چنانچہ ۲۲ ستمبر ۱۹۳۹ء کو آپ نے اپنی ایک رؤیا بیان کر کے فرمایا۔ کہ اس رؤیا کے ماتحت میں سمجھتا ہوں، کہ ممکن ہے یہ جنگ ہندوستان کے اندر بھی آجائے۔ اور فرمایا:۔

"اور یہ جو آفتیں آنیوالی ہیں، ان پر اصل غلبہ دعا کے ذریعہ ہی ہوگا۔ اور کیا تعجب ہے کہ اس جنگ میں ایک وقت ایسا آجائے جبکہ اتحادی ہم سے دعا کی درخواست کریں اور جیسا کہ رؤیا بتاتی ہے، اگر وہ اخلاص سے اِس طرف توجہ کریں، تو خدا تعالیٰ میری دعا کی برکت سے یہ مصیبت اُن سے دور کر دے گا۔ لیکن ابھی ان کے دماغ ایسے مقام پر نہیں آئے، کہ وہ اِس حقیقت کو سمجھیں۔ بلکہ اس وقت اگر کسی انگریز کے سامنے میری اِس تقریر کا یہ حصہ رکھدیا جائے۔ تو وہ کہیگا کہ یہ کوئی پاگل ہے، جو پاگل خانہ سے چھوٹ کر آیا ہے۔ کیا ہماری حفاظت کے لئے ہمارے پاس توپخانے اور بحری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیڑے اور ہوائی جہاز اور بڑے بڑے اسلحہ موجود نہیں۔ اور اگر ان ہتھیاروں کے باوجود ہمیں فتح حاصل نہ ہو، تو اس کی دعا سے فتح کس طرح حاصل ہو سکتی ہے۔ مگر جب مصائب آتے ہیں، تو اُسوقت ذہن خود بخود اس طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ پس کیا تعجب ہے کہ خدا تعالیٰ اسلام کی صداقت کا ایک زندہ نشان اس طرح دکھادے، کہ جب اُنکی مصیبتیں بڑھ جائیں، اور انہیں کوئی علاج نظر نہ آئے تو وہ جماعت احمدیہ اور اس کے امام سے کہیں، کہ آپ ہماری اس مصیبت کے دور ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں اور جب ہم اس درخواست کے بعد دعا کرینگے، تو مَیں اللہ تعالیٰ پر یقین رکھتا ہوں کہ وہ اُن وعدوں کے مطابق جو اسنے ذاتی طور پر مجھ سے کئے اور اُن وعدوں کیمطابق جو اس نے میری پیدائش سے بھی پہلے میرے متعلق کئے وہ میری دعا کو سُن لیگا، اور اسلام اور احمدیت کی صداقت کیلئے ایک زندہ نشان دکھادے گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِفَضْلِہٖ وَرَحْمَتِہٖ"[1]

یہ تحریر کسی توضیح کی محتاج نہیں۔ اس میں بتایا گیا ہے، کہ اِس جنگ میں اتحادی اسقدر شدید مصیبت میں مبتلا ہوں گے، کہ بظاہر ان کے لئے سوائے دعا کے اور کوئی چارہ نہیں ہیگا۔ اور دنیا جانتی ہے کہ وہ سخت مصیبت میں گرفتار ہوئے اور انکی ایسی نازک حالت ہو گئی، کہ انہیں دعاؤں کے لئے مخصوص دن مقرر کرنے پڑے، جن میں تمام لوگوں سے دعا کرنے کے لئے التجا کی گئی۔ ان ایام میں فرانس اور انگلستان کے گرجے دعا کرنے والوں سے پُر ہو گئے۔ اور پرائم منسٹر فرانس کو یہ کہنا پڑا، کہ فرانس صرف معجزانہ طریق سے بچ سکتا ہے۔ آخر فرانس کی قوت ٹوٹ گئی، اور وہ دشمن سے مغلوب ہو گیا، اور انگریزوں کی حالت بھی ڈنکرک کے بعد ایسی ہو گئی تھی۔ کہ ان کے مقابلہ کو جاری رکھنے کی بظاہر کوئی امید نہ تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص تصرف کے ماتحت دشمن کو اُس وقت حملہ کرنے کی طاقت نہ دی۔ اور انگریزوں کو جو فرانس کی لڑائی میں ٹینک اور مشین گنیں وغیرہ تمام آلاتِ حرب کھو بیٹھے تھے، نئے سرے سے تیاری کا موقعہ دیدیا۔ اور یہ اس لئے ہُوا، تا خدا کی وہ بات

[1] الفضل مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پوری ہو، جو جنگ سے پہلے مندرجہ ذیل رؤیا میں حضرت امیر المومنین کو بتائی گئی تھی۔

ایک عظیم الشان پیشگوئی

اللہ تعالیٰ نے جنگ کے اعلان سے ایک ماہ قبل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کو رؤیا میں غیب کی ایک ایسی عظیم الشان بات بتائی، جو اُس وقت دنیا کے وہم و گمان میں بھی نہ آسکتی تھی۔ اور وہ رؤیا جیسا کہ حضور نے اس کے وقوع سے پہلے متعدد دوستوں کو بتا دی تھی، یہ ہے، آپ نے فرمایا:۔

"مَیں نے رؤیا میں دیکھا، کہ مَیں ایک کرسی پر بیٹھا ہوں۔ اور منہ مشرق کی طرف ہے۔ میرے سامنے حکومتِ برطانیہ کی خفیہ خط و کتابت پیش کیجا رہی ہے۔ ایک کے بعد دوسری چٹھی میرے سامنے آتی ہے۔ یہ چٹھیاں انگریزی حکومت کیطرف سے فرانسیسی حکومت کے نام ہیں۔ ایک چٹھی میرے سامنے آئی، جس میں حکومتِ برطانیہ نے فرانسیسی حکومت کو لکھا ہے، کہ ہمارا ملک سخت خطرہ میں پڑ گیا ہے۔ جرمن اس پر حملہ آور ہونیوالا ہے۔ اور قریب ہے کہ اسے مغلوب کرے۔ اس لئے ہم آپ سے چاہتے ہیں، کہ انگریزی حکومت اور فرانسیسی حکومت کا الحاق کر دیا جائے۔ یہ چٹھی پڑھ کر مَیں بہت گھبرایا۔ اور قریب تھا کہ میری آنکھ کھل جاتی، کہ یکدم ایک آواز آگئی، کہ یہ چھ ماہ پہلے کی بات ہے۔" [۱]

یہ خواب مندرجہ ذیل سات ایسی باتوں پر مشتمل ہے، جو رؤیا کے وقت پردۂ غیب میں تھیں:۔

۱۔ جرمن اور انگریزوں میں جنگ ہوگی، اور نہایت سخت ہوگی۔ ۲۔ فرانس انگریزوں کا اس جنگ میں حلیف ہوگا اور شکست کھائیگا۔ ۳۔ وہ شکست اس قسم کی ہوگی، کہ وہ انگریزوں سے قطع تعلق کر کے غنیم سے صلح کا معاہدہ کرنے پر تیار ہوگا۔ ۴۔ اُسوقت برطانیہ سخت خطرہ میں گھرا ہوا ہوگا، اور جرمن کی طرف سے حملہ کا خوف ہوگا۔ ۵۔ برٹش گورنمنٹ اپنے مصیبت زدہ حلیف کو اپنے ساتھ رکھنے اور غنیم سے علیحدہ طور پر مصالحت کرنے سے روکنے کی درخواست کرے گی، کہ دونوں حکومتوں کو ایک بنا دیا جائے، اور دونوں قومیں ایک قوم قرار دیجائیں۔ ۶۔ یہ الحاق کا اعلان برٹش

---

[۱] الفضل مورخہ ۲۸ جون ۱۹۴۰ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گورنمنٹ اپنی ضرورت کے ماتحت فرنچ گورنمنٹ کی منظوری حاصل کئے بغیر کرے گی۔ ۷۔ اس درخواست الحاق کے پورے چھ ماہ بعد برٹش گورنمنٹ کی حالت زیادہ اچھی ہو جائے گی، اور برطانیہ پر جرمنی کی طرف سے خوف کی جو حالت تھی وہ جاتی رہے گی۔

یہ سات باتیں جن کا اس رؤیا سے پتہ لگتا ہے، عجیب رنگ میں پوری ہوئیں:۔

۱۔ بظاہر ہٹلر بالکل نہیں چاہتا تھا، کہ انگریزوں سے جنگ کرے۔ اور وہ اپنی تقریروں میں اپنی اس خواہش کا بارہا اظہار کر چکا تھا۔ اور دوسری طرف انگریزوں کی کوئی تیاری نہ تھی لیکن باوجود اس کے انگریزوں کو جنگ میں شامل ہونا پڑا۔ اور اس کی وجہ مسٹر چرچل نے ۳۰ر دسمبر ۱۹۴۱ء کو کینیڈین پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے بتائی یہ کہ "ہمیں جنگ میں بالکل عدم تیاری کی حالت میں شامل ہونا پڑا۔ کیونکہ ہم پولینڈ سے یہ کہہ چکے تھے، کہ اگر اس پر حملہ ہوا تو ہم اس کا ساتھ دیں گے"[۱] اور فرانس کو انگریزوں سے معاہدہ کی وجہ سے جنگ میں شامل ہونا پڑا۔ اور اس کے بعد ۲۸ر مارچ ۱۹۴۰ء کو فرانس اور برطانیہ کے درمیان یہ معاہدہ بھی ہو گیا، کہ دونوں گورنمنٹوں میں سے دوسرے سے دوستانہ طور پر منظوری لئے بغیر کوئی ایک گورنمنٹ علیحدہ اپنے طور پر غنیم سے نہ کوئی معاملہ یا گفتگو کا سلسلہ کھولے گی، اور نہ ہی صلح یا امن کا معاہدہ کرے گی۔ پس انگریزوں کا جرمنی کے خلاف عدم تیاری کی حالت میں جنگ میں شامل ہونا ایک غیر معمولی بات تھی۔

۲۔ ہر وہ شخص جس نے ہٹلر کی تقاریر کو بغور پڑھا ہوگا، جانتا ہے، کہ انہیں فرانس کے متعلق سخت زہر اگلا گیا ہے۔ اور اس کو جرمنی کا حقیقی دشمن قرار دیا گیا۔ اس لئے اس کا جنگ سے علیحدہ رہنا کسی صورت میں ممکن نہ تھا۔ لیکن خواب میں یہ دکھایا گیا، کہ برطانیہ خطرہ میں گھرا ہوا ہے، اور جرمنی اس پر حملہ کرنا چاہتا ہے۔ اس سے اور نیز خواب میں یہ دکھائے جاتے سے، کہ برٹش گورنمنٹ نے الحاق کی درخواست کی ہے، صاف ظاہر ہے، کہ فرانسیسی جرمنی کے خلاف اور انگریزوں کے ساتھ ہوں گے۔ اور اس صورت میں فرانس سے فیصلہ ہونے کے بعد ہی برطانیہ پر حملہ ہو سکتا تھا۔ گویا اس رؤیا میں اسطرف

[۱] لنڈن ٹائمز مورخہ ۳۱ر دسمبر ۱۹۴۱ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشارہ تھا، کہ ایسے حالات پیدا ہو جائیں گے، کہ برطانوی افواج فرانس میں جاکر جرمنی سے جنگ نہیں کر سکیں گی۔ گویا فرانس دشمن کے قبضہ میں آجائے گا۔

۳۔ اس خواب سے یہ بھی ظاہر ہے، کہ فرانس کی حکومت اس رنگ میں شکست نہیں کھائے گی، کہ برٹش گورنمنٹ کو اس سے آیندہ امداد کی توقع نہ ہے۔ بلکہ امداد کی توقع کی جاسکیگی۔ لیکن غنیم سے صلح کی صورت میں اس امداد سے برٹش گورنمنٹ محروم ہو جائے گی۔ چنانچہ جب فرانس کی شکست کا وقت آیا، اور اس کا ایک بڑا حصہ جرمنوں کے قبضہ میں آگیا۔ اور اِدھر برطانوی افواج بمشکل بچکر انگلستان پہنچ گئیں، تو پرائم منسٹر فرانس موسیو رینو نے مسٹر چرچل کو بلایا۔ اور ۱۳ر جون کو مسٹر چرچل، فارن سیکرٹری اور لارڈ بیوربرک (Tours) تورس میں جاکر اس سے ملے۔ اگرچہ صلح کا ذکر بھی آیا لیکن اُسوقت تک خیال تھا، کہ فرانسیسی جنگ جاری رکھیں گے، اور اگر فرانس چھوڑنا پڑے، تو بھی حکومت شمالی افریقہ سے جنگ جاری رکھیگی۔ اور امریکہ سے مدد طلب کرنے کا بھی مشورہ دیا گیا۔ ۱۶ر جون کو موسیو رینو کا پیغام پہنچا، کہ امریکہ کی طرف سے تسلی بخش جواب نہیں ملا۔ اور ۲۸ر مارچ کے معاہدہ کی رو سے صلح کے معاملہ میں فرانس پر جو پابندی ہے، اُس سے اُسے آزاد کر دیا جائے۔ چونکہ فرنچ گورنمنٹ اس وقت بورڈو جاچکی تھی، اِس لئے اس روز کی شام کو پرائم منسٹر بورڈو جانے کے لئے ٹرین میں سوار ہو چکا تھا، کہ پیغام آیا۔" فرانس کی حکومت تبدیل ہوگئی ہے، اور نئی حکومت کا ہیڈ مارشل پیتان کو تجویز کیا گیا ہے، اور اس نئی حکومت کا بڑا مقصد صلح کر لینا ہے۔"[1] فرانسیسی حکومت اگر چاہتی تو وہ شمالی افریقہ میں قیام کر کے جنگ جاری رکھ سکتی تھی، مگر اس نے صلح کر لی۔

۴۔ برطانیہ کی حالت اُس وقت نہایت نازک تھی۔ ڈنکرک کے مقام پر وہ افراتفری پڑی، کہ تمام افواج جنگی اسلحہ وغیرہ کو میدان جنگ میں چھوڑ کر بھاگی بعض کے پاس تو پہننے کے لئے کپڑے بھی نہیں رہے تھے۔ اور تمام بزبانِ حال یہ کہہ رہے تھے، جان بچی لاکھوں پائے۔ اُسوقت جرمنی یہ خیال کرتا تھا، کہ اب برٹش گورنمنٹ کو اس کے سوا کوئی چارہ ہی نہیں، کہ وہ صلح کے لئے خود بخود درخواست کرے۔ اور اس

[1] ٹائمز۔ مورخہ ۲۶ر جون ۱۹۴۰ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خیال سے دو ماہ تک اس نے حملہ کی دھمکی دینے پر ہی اکتفا کی۔ چنانچہ ۱۸ر جون ۱۹۴۰ء کو جنگی محکمہ اور ہوم سیکورٹی کی وزارت کی طرف سے مشترکہ اشتہار شائع ہوا، جس میں لکھا۔

"The Germans threaten to invade Great Britain." یعنی جرمن برطانیہ پر حملہ کرنے کی دھمکی دے رہے ہیں۔[1]

۵۔ جب مسٹر رینو کی جس کے متعلق یہ خیال کیا جاتا تھا، کہ وہ صلح نہیں کرے گا، بلکہ جنگ کو جاری رکھیگا، حکومت تبدیل ہو گئی، تو فرنچ گورنمنٹ کو اپنے ساتھ رکھنے اور اسے غنیم سے صلح کرنے سے روکنے کی غرض سے برٹش گورنمنٹ نے دونوں گورنمنٹوں کے الحاق کی تجویز پیش کر دی۔ ۱۷ر جون کی شام کو الحاق کی تجویز فرنچ گورنمنٹ کو بھیجی گئی، کہ ان الفاظ میں اعلان کیا جائے :۔

"موجودہ دنیا کی سب سے زیادہ خطرناک حالت کے وقت یونائیٹڈ کنگڈم اور جمہوریت فرانس کی حکومتیں حریت و انصاف سے مدافعت کے لئے ایک مشترکہ محاذ کی خاطر اس ظالمانہ سسٹم کے خلاف جو بنی نوع کو ذلت اور غلامی کی زندگی بسر کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ ناقابل تفریق اتحاد اور ناقابلِ تسخیر عزم کا اعلان کرتی ہیں۔"

یونین کے متعلق اصل الفاظ یہ ہیں :۔

"The two Governments declare that France and Great Britain shall no longer be two nations, but one Franco-British Union. The constitution of the Union will provide for joint organs of defece, foreign, financial and economic policies. Every citizen of France

---

[1] لنڈن ٹائمز مورخہ ۱۹ر جون ۱۹۴۰ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

will enjoy immediately citizenship of Great Britain, every British subject will become a citizen of France."

یعنی دونوں گورنمنٹیں یہ اعلان کرتی ہیں، کہ فرانس اور برطانیہ اب سے دو قومیں نہیں بلکہ ایک ہی قوم فرینکو برٹش یونین کے نام سے ہوگی، اور یونین کی کانسٹی ٹیوشن، ڈیفنس امور خارجہ اور مالی اور اقتصادی پالیسی کے مشترکہ وسائل و ذرائع مہیا کرے گی۔ ہر ایک فرانسیسی شہری فوراً برطانوی شہریت کا حقدار ہو جائیگا۔ اور ہر ایک برطانوی رعیت فرانس کا شہری بنجائے گا۔ اور اسی اعلان میں یہ بھی کہا گیا، کہ ایک ہی جنگی وزارت ہوگی، اور دونوں پارلیمنٹیں بھی اصولی اور قانونی طور پر متحد کر دیجائیں گی۔[1] پھر ۱۸ رجون کو ہوس آف کامنز (دار العوام) میں پرائم منسٹر نے کہا، کہ "ممبروں نے وہ تاریخی ڈیکلریشن پڑھ لیا ہوگا۔ جس میں بہت سے فرانسیسیوں کی نیز ہمارے اپنے دلوں کی خواہش پر ہم نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے، کہ فرانس کی تاریخ میں سب سے زیادہ تاریک گھڑی کے وقت ایک مشترک شہریت کی یونین بنا دیجائے۔"[2]

یاد رہے کہ یہ یونین کی درخواست اس قوم سے کی گئی، جو نہ صرف دشمن سے مغلوب ہونے کو تھی، اور اس سے مصالحت پر آمادہ تھی، بلکہ اس کا ایک بڑا حصہ انگریزوں سے متنفر تھا۔ اور اس وقت خاص طور پر اُن کے دلوں میں اس امر کا احساس تھا کہ انگریزی افواج میدان جنگ چھوڑ کر واپس اپنے گھر چلی گئی ہیں، اور اُنہیں طاقتور دشمن کے مقابلہ میں اکیلے چھوڑ دیا ہے۔ مؤلف کتاب "پیرس کے آخری ایام" نے لکھا ہے، کہ آغاز جنگ سے برطانیہ کی شہرت فرانسیسیوں کے درمیان آتار چڑھاؤ پر رہی ہے۔ فرانسیسیوں کے بعض طبقات میں تو ہمیشہ سے انگلینڈ کے متعلق قدیمی نفرت پائی جاتی ہے۔ پھر اس نے گذشتہ جنگ کے بعد سے اُن امور کا ذکر کیا ہے، جو اس نفرت کے ازدیاد کا موجب ہوئے۔ تخفیف اسلحہ کی پالیسی پر بھی فرانسیسیوں کو سخت ناراضگی تھی۔ کیونکہ وہ بہ نسبت برطانیہ کے غیر محفوظ تھے۔ اور ان کے خود حفاظتی کے طریق اختیار کرنے کی چیخ و پکار کو حقارت کی نظر سے دیکھا گیا۔ فرانس کا اگرچہ برائے نام انگریزوں

---

[1] لنڈن ٹائمز مورخہ ۱۸ رجون ۱۹۴۰ء۔ [2] ایضاً مورخہ ۱۹ رجون ۱۹۴۰ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے معاہدہ بھی تھا لیکن سنہ ۱۹۳۴ء میں اٹلی کے مقابلہ میں نہایت مشکل سے نصف حصہ برٹش کا طرفدار تھا۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء میں ایک مشہور فرانسیسی ہنری بیرو نے رسالہ *Gringoire* میں لکھا، کہ انگلستان کو غلام بننے پر مجبور کرنا چاہیئے۔ نیز لکھا۔ *I hate England by instinct and by tradition.* یعنی میں فطرتاً نیز تقلیدی اور روایتی طور پر انگلینڈ سے متنفر ہوں۔ اور اس نے اٹلی سے بائیکاٹ کی تحریک اس لئے جاری کی ہے، تا فرانس کو اٹلی سے لڑائی پر آمادہ کرے۔ وہ ملک جس کو وہ پسند رکھتا ہے۔ لے

اگرچہ بظاہر ان کی دوستی تھی، لیکن دل سے وہ ایک نہیں تھے۔ اس لئے خواب میں یہ دکھایا جانا کہ انگریزی گورنمنٹ فرانسیسی گورنمنٹ سے اس قسم کی یونین کی خواہش کریگی، یقیناً ایک غیر معمولی بات ہے۔ جس کا علم سوائے عالم الغیب خدا کے کسی کو نہیں تھا۔

۶۔ خواب سے یہ بھی ظاہر ہے، کہ یونین کی خواہش کا اظہار برٹش گورنمنٹ کی طرف سے بغیر منظوری فرنچ گورنمنٹ ہوگا۔ حالانکہ ایسے معاملات میں کوئی بڑی گورنمنٹ دوسری گورنمنٹ کے متعلق اس کی منظوری لئے بغیر اعلان نہیں کرتی۔ کیونکہ اگر دوسری گورنمنٹ انکار کردے، تو اس سے اعلان کرنے والی گورنمنٹ کے وقار کو صدمہ پہنچتا ہے۔ لیکن اس معاملہ میں برٹش گورنمنٹ نے فرنچ گورنمنٹ کی منظوری حاصل کئے بغیر یونین کا ڈیکلریشن شائع کر دیا۔ اور اس کی وجہ یہ تھی، کہ وہ کسی نہ کسی طرح فرنچ گورنمنٹ کو اپنے ساتھ رکھنا چاہتی تھی۔ کیونکہ اس وقت یورپ میں اس کا کوئی اور حلیف نہ تھا، جو اس کی مدد کرتا۔ اور وہ خود اس حد تک کمزور ہو چکی تھی، کہ پرائم منسٹر کو یہ تقریر میں کہنا پڑا، کہ اگر ہمیں انگلستان چھوڑنا بھی پڑا، تو بھی ہم کینیڈا پہنچکر جنگ جاری رکھیں گے۔ اس لئے اس نے ایک ایسی قسم کی یونین کی خواہش کا اظہار کر دیا، جو عام حالات میں ناممکن تھی۔ اور فرنچ گورنمنٹ نے اس خیال سے اس یونین کی پیشکش کو رد کر دیا، کہ وہ دونوں ملکر بھی جنگ کو جاری نہ رکھ سکیں گے۔ گویا برٹش گورنمنٹ کا فرنچ گورنمنٹ سے یونین کا اظہار محض خواب کو پورا کرنے کے لئے ہوا۔

لے "*Last Days of Paris*" صفحہ ۱۲۷، ۱۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موجودہ جنگ کے متعلق پیشگوئیاں

(از جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس امام مسجد لندن)

مذاہب عالم کا دعویٰ

دنیا میں مختلف مذاہب موجود ہیں۔ اور ہر ایک مذہب کے پیرو اپنے مذہب کو خدا تعالیٰ تک پہنچنے کا واحد ذریعہ یقین کرتے ہیں۔ یہودی، عیسائی، ہندو، بدھ، زرتشتی غرضیکہ ہر ایک یہی خیال کرتا ہے، کہ خدا کے قرب کے حصول کے لئے اس کے مذہب کو اختیار کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح ایک مسلمان کہتا ہے۔ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کامل دین جس کے ذریعہ انسان اس کا قرب حاصل کر سکتا ہے اسلام ہی ہے غرضیکہ ہر ایک اپنے مذہب کی صداقت اور کمال کا مدعی ہے۔ اور دوسری طرف مذاہب کے موجودہ اختلافات کو مدنظر رکھتے ہوئے جو اصولی مسائل میں بھی پائے جاتے ہیں، یہ تسلیم کرنا بھی بعید از عقل ہے کہ انمیں سے کسی ایک کو اختیار کر کے گوہر مقصود حاصل کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ دو متخالف راستے ایک جگہ نہیں پہنچا سکتے۔

سچے اور کامل مذہب کی شناخت کا ذریعہ

اگر یہ سوال ہو کہ ان مختلف مذاہب میں سے جو دعوے میں برابر ہیں، کس کو ترجیح دیجائے؟ اور کیونکر یہ یقین کیا جائے کہ اس خاص مذہب کو اختیار کرنے سے ضرور قرب الٰہی ہو سکتا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ سچے مذہب کو شناخت کرنے کا ذریعہ مکالمہ الٰہیہ ہے۔ یعنی جس مذہب میں ایسے شخص یا اشخاص پائے جائیں، جن سے خدا تعالیٰ ہمکلام ہو تو وہ مذہب یقیناً اس لائق ہے، کہ اُسے ان تمام لوگوں کے مذاہب پر ترجیح دیجائے، جو اپنے مذہب کو خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول کا ذریعہ تو قرار دیتے ہیں، لیکن کوئی ایسی زندہ مثال پیش نہیں کر سکتے جسے فی الواقعہ قرب الٰہی حاصل ہو گیا ہو۔ اور جس کا قطعی ثبوت یہ ہے، کہ اللہ تعالیٰ اس سے ہمکلام ہو، اور ایسے امور غیبیہ پر اسے اطلاع بخشے، جو کسی علوم کے ذریعہ معلوم نہ ہو سکتے ہوں۔ اور اس کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۷۔ خواب کے آخر میں جو آپ کو یہ آواز سُنائی دی، کہ یہ چھ ماہ پہلے کی بات ہے، اس سے مراد یہی تھی، کہ چھ ماہ کے بعد ان کی حالت پہلے سے اچھی ہو جائے گی۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے اس رؤیا، کو خطبہ جمعہ میں بیان کرتے ہوئے اس فقرہ کے متعلق فرمایا۔ کہ "اس میں بتایا گیا ہے، کہ چھ ماہ کے بعد تک یہ مصیبت ٹل جائے گی۔ اور چونکہ برطانیہ نے دونوں حکومتوں کے الحاق کی پیش کش ۱۵ جون کو کی تھی، اس لئے ہو سکتا ہے، کہ ۱۵ دسمبر تک ایسے حالات پیدا ہو جائیں، کہ برطانیہ کے لئے اتنا خطرہ نہ رہے۔"[ا]

یہ الہام نہایت وضاحت کے ساتھ پورا ہوُا، اور کوئی شخص اس کے منجانب اللہ ہونے میں شک نہیں کر سکتا۔ اس کی تائید میں بہت سی شہادات پیش کیجا سکتی ہیں، جن میں درخواست الحاق پیش کرنے کے وقت جو برطانیہ کی حالت تھی، وہ بھی بتائی گئی ہے، اور اس کے چھ ماہ بعد کی حالت کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ لیکن مَیں ان میں سے صرف دو شہادتیں ذکر کرنے پر اکتفا کرتا ہوں۔

سب سے پہلے اِس کے متعلق مَیں پرائم منسٹر مسٹر چرچل کی شہادت پیش کرتا ہوں۔ مَیں بتا چکا ہوں، کہ پرائم منسٹر نے کن حالات سے مجبور ہو کر ۱۷ جون کو ایک غیر معمولی الحاق کی درخواست پیش کی، جو ۱۸ جون کے ٹائمز میں شائع ہوئی۔ اور ۱۸ جون کو ہوس آف کامنز میں اس اعلان کو تاریخی اور اپنے دلوں کی خواہش کا مرقع قرار دیا گیا۔ اِس کے ٹھیک چھ ماہ بعد ۱۹ دسمبر کو پرائم منسٹر نے ہوس آف کامنز میں اپنی تقریر کے آخر میں یہ اعلان کیا:۔

"اب جو مجھے کہنا باقی ہے وہ یہ ہے، کہ اگر ہم اپنی اُس حالت پر نظر ڈالیں جو مئی اور جون میں تھی، تو ہم میں سے ایک بھی ایسا نہیں ہو سکتا، جو کرسمس منانے کے لئے شکریہ کے جذبات کے ساتھ نہ جائے۔ اب ہم پہلے سے محفوظ ہو گئے ہیں۔ اور ہم نے ایک ایسی حالت سے ترقی کی، جب کہ دنیا میں بہت سے لوگوں کے علاوہ ہمارے بہت سے بہترین دوست بھی اس بات سے مایوس ہو چکے تھے، کہ ہم مقابلہ جاری

ا۔ الفضل مورخہ ۱۸ جون ۱۹۴۰ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رکھ سکیں گے لیکن ہم نے اپنے تئیں بچا لیا، اور ہمارے مقابلہ کی طاقت بھی بڑھ گئی۔ اور ہم نے نہ صرف اپنے آپ کو اپنے جزیرہ میں محفوظ کر لیا، بلکہ اُن ذمہ واریوں کو پورا کرتے کے لئے بھی اپنا ہاتھ بڑھایا، جو ہم پر سمندر پار ممالک کی نسبت جو، ہم پر اعتماد رکھتے ہیں، عائد ہوتی ہیں۔" لے

دوسری شہادت لارڈ ہالیفاکس کی ہے، جو ڈنکرک اور سقوط فرانس کے وقت فارن سیکرٹری تھے۔ جب وہ برٹش کونسل کی حیثیت سے واشنگٹن پہنچے، تو انہوں نے مسٹر کارڈل ہل سیکرٹری آف سٹیٹ امریکہ سے پہلی مُلاقات کے بعد پریس کے نمایندوں سے جو گفتگو کی اسمیں یہ بھی کہا:۔

"انگلستان میں کسی کو اِس امر میں شک نہیں تھا، کہ جرمن موسم بہار میں سخت حملہ کریں گے۔ ہمیں جرمنی کی طاقت اور تجاویز کے متعلق کوئی دھوکہ نہیں۔ لیکن ہم جانتے ہیں، کہ وہ کامیاب نہیں ہونگے۔ اِس کے متعلق کوئی غلطی نہیں کھانی چاہیئے۔ اب انگلستان نہایت اچھی حالت میں ہے، اور خاص طور پر ڈنکرک کے بعد کی حالت کے مقابلہ میں اب ہم خوب تیار ہو چکے ہیں۔ جب تاریخ لکھی جائے گی، تو اس وقت معلوم ہوگا، کہ ہٹلر نے جون سنہ ۱۹۴۰ء میں جنگ کو ہار دیا تھا، جبکہ وہ فرانس کی شکست کے بعد کی ہماری حالت سے فائدہ نہ اٹھا سکا England was then at her weakest and Germany might have been able to cash in if she had acted quickly. یعنی انگلستان اُس وقت انتہائی درجہ کمزور تھا۔ اور جرمنی اگر جلدی سے حملہ کر دیتا، تو وہ انگلستان میں داخل ہو سکتا تھا۔" ٢

اِن دونوں شہادتوں میں۔ جو ایک وزیر اعظم کی اور دوسری لارڈ ہالیفاکس کی ہے، جو ماہ جون میں فارن سیکرٹری تھے، اس بے کسی کا بھی اظہار کیا گیا، جو برٹش گورنمنٹ کی فرانس سے

لے لنڈن ٹائمز مورخہ ۱۹ر دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء۔ ٢ سنڈے ٹائمز مورخہ ۲۶ر جنوری سنہ ۱۹۴۱ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یونین کی خواہش کے اظہار کے وقت تھی۔ اور اس کے چھ ماہ بعد کی حالت کے بہتر ہو جانے اور برطانیہ کے ایک حد تک جرمن حملہ سے محفوظ ہو جانے کا بھی اقرار کیا گیا ہے، اور ان کے شکست خوردہ حلیف کے جرنیلوں کی رائے برطانیہ کے متعلق اس وقت جیسا کہ مسٹر چرچل نے ۳۰ دسمبر ۱۹۴۱ء کو کینیڈین پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے بتائی، یہ تھی :-

"In three weeks England will have her neck wrung like a chicken."

یعنی انگلستان کی تین ہفتوں کے اندر اندر مرغی کی طرح گردن مروڑ دی جائیگی۔ [1]

اس میں شک نہیں، کہ اگر اس وقت جرمنی انگلستان پر اسی طرح حملہ کر دیتا، جیسا کہ بعد میں کریٹ پر کیا تھا، تو وہ کامیاب ہو جاتا۔ اور اسی طرح اگر جاپان اس وقت جنگ میں شامل ہو جاتا، تو یقیناً انگریزوں کے دوبارہ اٹھنے کی بظاہر کوئی صورت نہ رہتی۔ لیکن یہ الٰہی تصرف ہوا، کہ نہ جرمنی نے حملہ کیا اور نہ جاپان نے اُس وقت سے فائدہ اٹھایا، اور انگریزوں کو پھر سے تیاری کے لئے وقت مل گیا۔ اور اس طرح یہ الہام کہ چھ ماہ کے بعد انگریزوں کی حالت اچھی ہو جائیگی، پوری شان و شوکت کے ساتھ پورا ہوا۔

الغرض اس رؤیا میں بہت سی غیب کی باتیں تھیں جو عالم الغیب خدا نے اپنے اُس بندہ پر قبل از وقت ظاہر کیں، جس کے متعلق اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بشارت دی تھی، کہ وہ میرا محبوب ہوگا۔

ایک اور عظیم الشان غیبی بات

اس رؤیا کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو موجودہ جنگ کے متعلق اور بھی بہت سی غیبی باتوں کا علم دیا۔ مثلاً آپ جب ۲۴ اور ۲۵ مئی کی درمیانی شب کو کراچی سے قادیان تشریف لانے کے لئے کراچی میل میں سفر کر رہے تھے، تو آپ نے ریل میں دعا شروع کر دی۔ دعا کرتے کرتے چند سیکنڈ کے لئے غنودگی کا ایک جھٹکا آیا۔ جیسا کہ الہام کے وقت غنودگی آتی ہے، اور کشفی حالت میں آپ کے سامنے سے ایک بادشاہ گذارا گیا، پھر الہام ہوا :-

---

[1] ٹائمز مورخہ ۳۱ دسمبر ۱۹۴۱ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"ایبڈی کیٹڈ"

یہ کشف اور الہام آپ نے ۲۶ رمئی کو مسجد اقصٰی میں اپنی اس تقریر میں جو دعا کرنے سے پہلے کی تمام مجمع کو سنا دیا[1]

اِس کشف اور الہام میں جو آپ کو غیب کی خبر بتائی گئی، وہ اُس وقت تمام دنیا کے علم سے بالا تھی۔ اور درحقیقت جیسا کہ میں آگے چل کر بتاؤں گا۔ اِس عظیم الشان پیشگوئی کے ساتھ تعلق رکھتی تھی، جس کا میں اوپر ذکر کر چکا ہوں۔ اور جیسے مذکورہ بالا رؤیا ایک غیر معمولی طور پر پوری ہوئی، ویسے ہی اِس کشف اور الہام کا مصداق بھی ایسے رنگ میں ظاہر ہوا، جو اپنی نوعیت میں بے نظیر ہے۔ اور اگر اس الہام کا مقصد کسی بادشاہ کا معمولی طور پر تخت سے دست برداری ہوتا، تو یہ الہام اتنا اہم نہ ہوتا، جتنا کہ واقعات نے اسے ظاہر کیا ہے۔ اِس کشف اور الہام کی حقیقت پر اطلاع پانے کے لئے مندرجہ ذیل امور پر غور کرنا ضروری ہے:۔

۱۔ وہ بادشاہ جو کشف میں دکھایا گیا، ضرور تھا کہ اس کا جنگ سے تعلق ہو۔ ۲۔ وہ کنگ لیو پولڈ شاہ بلجیم تھا۔ ۳۔ ایبڈی کیشن سے کیا مراد ہے؟ ۴۔ شاہ بلجیم نے وہ کیا فعل کیا جس کی وجہ سے الہام میں اس کے متعلق ایبڈی کیٹڈ کا لفظ استعمال کیا گیا؟ ۵۔ کیا تاریخ میں ایسی مثال پائی جاتی ہے، کہ کسی بادشاہ کو دست برداری کا اعلان کئے بغیر اس کی مرضی کے خلاف ایبڈی کیٹڈ قرار دیا گیا ہو؟ ۶۔ جن حالات میں اس نے یہ فعل کیا، کیا وہ ایسے تھے، کہ اس کے فعل کو جائز اور مستحسن خیال کیا جاتا؟ ۷۔ اس کے فعل کا جس کی وجہ سے وہ ایبڈی کیٹڈ قرار دیا گیا، مذکورہ بالا رؤیا سے کیا تعلق ہے؟

امر اوّل یعنی اِس بات کا ثبوت کہ جو بادشاہ کشف میں دکھایا گیا، اس کا جنگ سے تعلق تھا، یہ ہے، کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت کو جنگ میں اتحادیوں کی فتح کے لئے دعا کی طرف توجہ دلا کر، اور اُن حالاتِ جنگ کی طرف اشارہ فرما کر جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر ظاہر کئے تھے،

---

[1] الفضل مورخہ ۴ رجون ۱۹۴۰ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرمایا "اب بھی مَیں سفر سے واپسی پر دیل میں آ رہا تھا، کہ مَیں نے پھر دعا کرنی شروع کر دی"۔ اِس سے ظاہر ہے کہ حضور کی دعا جنگ کے حالات سے تعلق رکھتی تھی، اور اتحادیوں کی فتح کے لئے تھی۔ تب آپ کو وہ بادشاہ دکھایا گیا، جس کے متعلق ایبڈی کیٹڈ کا الہام ہُوا۔ اِس لئے اُس بادشاہ کا جنگ سے تعلق ہونا ضروری تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ صرف ایک لفظ کے الہام ہونے سے ایک طرف اس بادشاہ کے فعل پر تعجب کا اظہار اور دوسری طرف اس کے فعل کی شناعت کا اظہار مقصود ہے، جو اتحادیوں کے غیر معمولی مصیبت میں مبتلا ہونے کا باعث ہُوا۔

۲۔ جس وقت حضور کو یہ کشف دکھایا گیا، اُسوقت ہالینڈ شکست کھا چکا تھا۔ نیز وہاں ملکہ تھی، بادشاہ نہ تھا۔ ناروے کا بھی فیصلہ ہو چکا ہُوا تھا۔ ڈنمارک جرمنوں کے آگے سرِ تسلیم خم کر چکا تھا۔ اور جو بادشاہ اِس جنگ میں جو کشف کیوقت لڑی جا رہی تھی، عملی طور پر حصہ لے رہا تھا، وہ کنگ لیوپولڈ بادشاہ بلجیم ہی تھا، اس لئے وہی اِس کشف کا مصداق تھا۔

۳۔ ڈکشنریوں میں لفظ ایبڈی کیٹ کے مختلف استعمالات دیئے گئے ہیں لیکن مَیں یہاں صرف اُن معنوں کا ذکر کروں گا جو اِس الہام کے لئے جا سکتے ہیں :۔

(۱) اِس لفظ کے ایک معنے یہ ہیں۔ کہ باقاعدہ طور پر اپنے کسی حق یا ذمہ داری یا عہدہ یا کسی اعلیٰ پوزیشن سے دست بردار ہو جانا۔ مثلاً حاکمانہ اختیارات کو چھوڑ دینا۔ ابتدا میں یہ لفظ اصولی یا باقاعدہ دست برداری کے لئے استعمال ہوتا تھا۔ لیکن بعد میں اسکا اطلاق ایسی علیٰحدگی پر بھی کیا گیا، جو کسی شخص کی روش یا کسی فعل کے نتیجہ میں سمجھی جائے، اگرچہ اس کی طرف سے دست برداری کا کوئی اعلان نہ ہو۔[ل] اور ایک اَور ڈکشنری میں لکھا ہے :۔

"But now including the idea of abandonment of default"

یعنی اب اِس کے مفہوم میں ایسی علیٰحدگی بھی شامل ہے، جو اپنے فرائض منصبی کو عملاً ادا نہ کرسکنے کی وجہ سے

ل Webster's New International Dictionary.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو۔ چنانچہ جیمز ثانی کے متعلق اسوجہ سے کہ وہ برطانیہ چھوڑ کر فرانس چلا گیا تھا، کہا گیا کہ اس نے اپنے فعل کیوجہ سے (Abdicated himself and wholly vacated his rights.) اپنے آپکو معزول قرار دیا ہے، اور کُلّی طور پر اپنے حق کو باطل کر دیا ہے۔

اسی طرح ایچ۔ مور abdicated کے معنے بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے، کہ ایک شہزادہ جیسا کہ کانسٹی ٹیوشن کے قواعد کی خلاف ورزی کرتے ہوئے hath abdicated himself from the Government and stands virtually deposed. اپنے آپکو گورنمنٹ سے دست بردار بنا لیا ہے۔ اور فعلاً معزول کی حیثیت رکھتا ہے۔[1]

(۲) ایبڈیکیٹ کا لفظ Surrender کے معنے بھی رکھتا ہے۔ اور اس کا مترادف یعنی ہم معنے ہے۔ (ویبسٹر) اور "سرینڈر" کے معنے یہ ہیں۔ "کسی دوسرے کی طاقت کے آگے جھک جانا۔ اور اپنی کسی چیز یا اختیار یا حق کو (upon compulsion or demand) جبر کے ماتحت یا مطالبہ پر دوسرے کے حوالے کر دینا۔ (ویبسٹر)۔

(۳) اور اگر الہام میں ایبڈی کیٹڈ کے لفظ کو پاسٹ پارٹیسپل قرار دے کر بطور صفت لیا جائے، تو یہ استعمال بھی لغت میں بکثرت موجود ہے۔ اور اس کے ایک معنے یہ ہیں - Deposed from an office, function or dignity. In 17th century including deposition by others. یعنی کسی عہدہ، وظیفہ یا رُتبہ سے معزول۔ اور سترہویں صدی میں اس کا استعمال اُس شخص کے متعلق بھی کیا گیا، جو دوسروں کی طرف سے معزول کیا گیا تھا۔ چنانچہ جیمز ثانی کو ایبڈیکیٹڈ جیمز یعنی معزول جیمز کہا گیا۔ اور Southey نے کرسٹینا کو The Abdi-

[1] A New English Dictionary on Historical Principals.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

cated Queen. سکاٹ لینڈ کی معزول ملکہ لکھا۔

پس الہام میں اِس لفظ کو صفت لیکر اس کے معنے معزول بادشاہ کے ہوں گے۔ چاہے وہ خود معزول ہوگیا ہو یا دوسرے اسے معزول قرار دیں۔

۴۔ کِنگ لیوپولڈ کشف دکھائے جانے کے وقت بلجین افواج کا کمانڈر انچیف تھا۔ اس نے ۲۷ رمئی ۱۹۴۰ء کو اپنے وزراء اور اپنے حلیفوں کی فوج کے کمانڈروں کو خبر دئے بغیر ایک خاص ایلچی جرمن کمانڈ کے پاس بدیں غرض بھیجا، کہ محاذِ بلجیم سے جنگ بند کر دیجائے۔ جرمن کمانڈ نے اس کی درخواست کو منظور کر لیا۔ اور بلجین فوج نے ۲۸ رمئی کو ۴ بجے صبح دشمن کا مقابلہ چھوڑ دیا۔[1]

۲۸ رمئی کی صبح کو فیوہرر ہیڈ کوارٹرز سے ایک بیان وائرلس پر پڑھا گیا۔ جسمیں کنگ لیوپولڈ کی صلح کے لئے درخواست کا ذکر کرتے ہوئے کہا گیا :-

"He has accepted the German de-
-mand for unconditional surrender."

یعنی شاہ بلجیم نے جرمنی کا مطالبہ بلا شرط ہتھیار ڈالنے اور اپنے آپکو ان کے حوالہ کرنے کا منظور کر لیا ہے۔ اس لئے بلجین فوج نے ہتھیار ڈالدئے۔ بادشاہ نے اپنے مستقبل کے لئے کسی خاص خواہش کا اظہار نہیں کیا۔ اُس وقت تک اُسے بلجیم کے ایک قلعہ میں رکھا جائے گا، جبتک کہ اس کی آیندہ جائے رہائش کے متعلق قطعی فیصلہ نہ ہوجائے۔[2]

بادشاہ کے مذکورہ بالا فعل کے متعلق بلجین گورنمنٹ نے مندرجہ ذیل اعلان شائع کیا :-

"کانسٹی ٹیوشن کے آرٹیکل ۳۲ کے مطابق اس حقیقت کے مدنظر کہ بادشاہ غنیم کے قبضہ میں ہے، وزراء حکومت اپنے پورے اختیارات کے ساتھ مشورہ کرکے بلجین لوگوں کے نام پر یہ اعلان

[1] ٹائمز مورخہ ۲۹ رمئی ۱۹۴۰ء تقریر مسٹر چرچل۔

[2] ٹائمز مورخہ ۲۹ رمئی ۱۹۴۰ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرتے ہیں۔ کہ بادشاہ کے لئے اب حکومت کرنا ناممکن ہے"۔[1]

ایم پیرلٹ (Pierlot) وزیر اعظم بلجین گورنمنٹ نے پیرس سے ایک تقریر براڈ کاسٹ کی، جس میں اسنے کہا:۔

"وہ فعل جس پر ہمیں آج افسوس اور ماتم ہے، وہ از روئے قانون ایک ناجائز اور غیر مؤثر فعل ہے، اور ملک اس کا پابند نہیں۔ بلجین کانسٹی ٹیوشن جس کا قائم کرنا بادشاہ کا بھی فرض ہے، اس کے لحاظ سے تمام اختیارات رعیت کی طرف سے ملتے ہیں۔ اور بادشاہ کا کوئی حکم اس وقت تک قابلِ نفاذ نہیں ہو سکتا، جبتک کہ اس پر ایک وزیر کے بھی دستخط نہ ہوں۔ اور یہ ایک قطعی اصول اور ہماری کانسٹی ٹیوشن کا ایک بنیادی قانون ہے۔ بادشاہ نے اس رابطہ یا عہد کو جس نے اُسے رعیت کے ساتھ متحد کیا ہؤا تھا، توڑ کر اپنے آپ کو غنیم کے زیر اختیار کر لیا ہے۔ اس وجہ سے اُسے حکومت کرنے کا اختیار باقی نہیں رہا۔ اور یہ بدیہی ہے، کہ وہ حکومت کا ہیڈ ہونے کے افسر الفض اجنبی کنٹرول کے ماتحت بجا نہیں لا سکتا۔ اس لئے تمام افسر اور پبلک ملازمین اُس عہد سے جو انہوں نے اُس کی اطاعت کا کیا تھا، آزاد ہیں"۔[2]

نیز اُس نے کہا۔ کہ "وزراء کی کونسل بادشاہ کے اختیارات کو اپنے ہاتھ میں لیتی ہے"۔[3]

پس کنگ لیوپولڈ کے اپنے آپکو جرمنوں کے مطالبہ پر بلا شرط حوالہ کر دینے اور اپنے فرائض منصبی کے عملاً بجا لانے سے محروم ہونے کیوجہ سے اس کے متعلق پہلے اور دوسرے معنے کے لحاظ سے الہام میں اَیبڈی کیٹنڈ کا لفظ استعمال کیا گیا۔ اور تیسرے معنے کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے اس بادشاہ کے متعلق لوگوں کے خیالات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ خبر دی، کہ وہ تو معزول بادشاہ ہے۔ اور اپنے حقوق اور اختیارات چھوڑ چکا ہے۔ چنانچہ اگر اِس کشف کا وقت جو صبح کے ایک دو بجے کے قریب تھا۔ اور اُس تار کا وقت جو اُس نے پیرس اُسی رات ۹ بجے کے قریب دیا (جو ہندوستان میں تقریباً ایک دو بجے کا وقت ہوگا) کہ اس کے بچے سپین بھجوا دیئے جائیں۔ تو تار دینے اور کشف دکھائے جانے کا

[1] لنڈن ٹائمز مورخہ ۳۱ رمئی ۱۹۴۰ء۔ [2] لنڈن ٹائمز مورخہ ۲۹ رمئی ۱۹۴۰ء [3] ایضاً

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقت تقریباً ایک ہی تھا۔ اور بالکل ممکن ہے، کہ اُس نے یہ تار اپنے دل میں فیصلہ کرنے کے بعد دیا ہو۔

اِس الہام کی عظمت اِس امر سے اَور بھی بڑھ جاتی ہے جب ہم دیکھتے ہیں، کہ وزراء نے اسے اپنے ساتھ فرانس لیجانے کی کوشش کی۔ جیسا کہ ایم Spaak بلجین فارن منسٹر نے بیان کیا، کہ "ہم چار وزیر کیبنٹ کے نمایندہ کی حیثیت سے ہفتہ کے روز یعنی ۲۵ مئی کو پانچ بجے اس کے محل ویننڈیل پر جا کر ملے، اور حالاتِ جنگ کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے ہم نے اپنی اِس رائے کا اظہار کیا۔ کہ جب بادشاہ کو حتی الامکان فوج کے قریب ٹھیرنا چاہیئے، تو اُسے اپنی گورنمنٹ کے ممبروں کے ساتھ جانا چاہیئے، تاکہ اگر کوئی خطرہ پکڑے جانے کا ہو، یا کسی شرط پر صلح کرنے کا موقعہ آئے تو وہ باہر سے جنگ جاری رکھ سکیں۔ لیکن بادشاہ نے صاف انکار کر دیا۔ اور کہا، کہ وہ یہیں رہیگا۔ اور باوجودیکہ وزراء نے اسے کہدیا، کہ وہ ساری کیبنٹ کی رائے کے خلاف کر رہا ہے، مگر وہ سختی سے اپنے فیصلہ پر اڑا رہا۔" لے

وزراء کی یہ کوشش کہ بادشاہ ان کے ساتھ فرانس میں ٹھیرے، اِس کشف کے دکھائے جانے کے چند گھنٹے بعد کی ہے۔ اگر وہ انکی رائے پر عمل کرتا، تو وہ غنیم کے قبضہ میں آنے سے بچ رہتا لیکن اُس نے کانسٹی ٹیوشن کی پرواہ نہ کرتے ہوئے وزراء کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔ ممکن ہے اُس کے انکار کی وجہ یہ بھی ہو، کہ وہ اُس فیصلہ کے مطابق کارروائی کرنا چاہتا ہو، جو اس سے چند گھنٹے پہلے اپنے دل میں کر چکا تھا۔ اور جس کا علم خدا تعالیٰ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو اُسی وقت دیدیا تھا۔

اِس کے بعد ۲۷ مئی کی رات کو بلجین وزیر اعظم کی طرف سے بلجین پریس سروس نے فرانس سے یہ پیغام شائع کیا۔

"اے باشندگانِ بلجیم! یقین کر لو، کہ اِس وقت بادشاہ تمہارے ملک کی ایک ایسی مثال یا ایسا مجسمہ ہے جو پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ اور وہ اُن تمام مشکلات سے واقف ہے، جو ایک سپاہی کو پیش آتی ہیں۔ کیونکہ گذشتہ جنگ کے دوران میں ۱۶ برس کی عمر میں سیکنڈ کلاس سپاہی کی

لے لنڈن ٹائمز ۲۹ مئی ۱۹۴۰ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حیثیت میں اُس نے لڑنا شروع کیا تھا۔" [1]

بلجیئن پرائم منسٹر کے مذکورہ بالا بیان سے ظاہر ہے، کہ ۲۷ مئی کی شام تک اس کے ارادہ کا وزیر اعظم کو بھی علم نہیں تھا۔ اور اسی رات کو ۴ بجے صبح اُس نے اپنے آپ کو بلا شرط جرمن کمانڈ کے حوالہ کر دیا۔ اور ۲۸ مئی کی صبح کو ساڑھے آٹھ بجے موسیو رینو پرائم منسٹر فرانس نے وائرلیس پر اس خبر کا ذکر کیا۔ اور مسٹر چرچل نے اسی روز ہوس آف کامنز میں اِس خبر کو سُنایا۔ سننے والوں میں سر راجر کینز بھی موجود تھے۔ جو چودہ روز قبل برسل میں ایک ایڈیشنل امیر البحر بدیں غرض مقرر کئے گئے تھے، کہ وہ بادشاہ سے خاص تعلق رکھیں۔ انہوں نے اِس خبر کو سننے کے بعد بیان کیا، کہ وہ سوموار کی رات یعنی ۲۷ مئی کی رات تک کنگ لیوپولڈ کے ساتھ تھے۔ "انہیں اس بات کے متعلق کوئی علم نہیں۔ نیز کہا۔ کہ مَیں امید رکھتا ہوں کہ جبتک اصل واقعات معلوم نہو جائیں، اُس وقت تک اِس **"بہادر سپاہی"** کے متعلق کوئی رائے قائم نہیں کرنی چاہیئے۔" [2]

پھر ایک بلجیئن سینئر آفیسر نے۔ جو فرانس کی شمالی فوج اور بادشاہ کے درمیان واسطہ کے طور پر متعین تھا، اور ہر روز بادشاہ سے ہیڈکوارٹرز میں ملتا تھا، یہ بیان دیا، کہ اتوار یعنی ۲۶ مئی کی رات کو وہ بادشاہ کے پاس تھا۔ بادشاہ اور بلجیئن فوج کی وضع سے اِس امر کا ذرہ اشارہ بھی معلوم نہوتا تھا، کہ وہ ہتھیار ڈال دیں گے۔ بادشاہ نے مجھ سے دریافت کیا، کہ جنگ کی موجودہ حالت کے متعلق میرا کیا خیال ہے۔ اور اُس نے جو ریمارکس کئے، انمیں سے کوئی ایسا ریمارک نہ تھا، جس سے مجھے خیال ہوتا، کہ وہ بلجیئن فوج کو ہتھیار ڈال دینے پر مجبور کرے گا۔ اُس وقت حالت کی نزاکت کے باوجود یہ خیال کہ بلجیئن فوج جنگ ترک کر دے گی کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔ دوسرے بلجیئن افسروں کی طرح اُس خبر کو جو دوسرے روز کی صبح کو پھیلی، مَیں بھی یقین نہ کر سکا۔ افسر، سپاہی اور شہری ہر ایک حیرت زدہ تھا کیونکہ ہر ایک حملہ آور کی اطاعت قبول کرنے کی بجائے جنگ کو ترجیح دیتا تھا۔" [3]

---

[1] لنڈن ٹائمز ۲۸ مئی سنہ ۱۹۴۰ء [2] لنڈن ٹائمز ۲۹ مئی سنہ ۱۹۴۰ء

[3] " ۳۰ ر "

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہاتھ پر ایسے تازہ نشانات ظاہر کرے، جس سے دن کی طرح یہ آشکارا ہو جائے کہ اس بندے کا واقعی خدا سے تعلق ہے، اور اس کا دامن افترا سے پاک ہے۔ جب ایسا شخص خدا تعالیٰ کیطرف سے مامور ہو کر لوگوں کو اس مذہب کی طرف بلاتا ہے، جس کی پیروی کی برکت سے اسے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہوا، اور مکالمہ الٰہیہ کا مرتبہ اسے نصیب ہوا، تو وہ مذہب اس لائق ہوتا ہے، کہ ہر عقلمند اسے دوسرے اُن تمام مذاہب پر ترجیح دے، جو قرب الٰہی کے حصول کی کوئی زندہ مثال پیش نہیں کر سکتے۔

بعثتِ مسیح موعود علیہ السلام کی غرض

موجودہ زمانہ میں جو مذہبی جنگوں کا زمانہ ہے، اور ہر مذہب بڑے زور شور سے دوسرے مذاہب پر حملہ آور ہے، اور چاہتا ہے، کہ دوسرے مذاہب کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا جائے، اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف فرما کر اس لئے مبعوث کیا تا وہ دنیا پر ظاہر کریں، کہ آج اگر کسی مذہب میں قرب الٰہی حاصل ہو سکتا ہے، اور سچے دین کی برکات مل سکتی ہیں، تو وہ اسلام ہے۔ چنانچہ آپ نے تمام اہل مذاہب کو تازہ نشانات دکھائے اور امورِ غیبیہ کے متعلق پیشگوئیوں میں مقابلہ کرنے کے لئے بلایا۔ لیکن کسی کو آپ کے مقابلہ پر آنے کی جرأت نہ ہوئی۔ آپ فرماتے ہیں ؎

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

اور یہ مکالمہ الٰہیہ کا سلسلہ جو سچے اور کامل مذہب کی نشانی ہے، آپ کی ذات پر ہی ختم نہیں ہوگیا، بلکہ آپ کے متبعین میں صدہا ایسے اشخاص پائے جاتے ہیں، جو سچی خوابیں دیکھتے اور صاحب الہام اور کشف ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں غیبی باتوں کے متعلق اطلاع دیتا ہے، جو اپنے وقت پر پوری ہوتی ہیں۔ ان کا وجود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی دلیل اور اسلام کے زندہ مذہب ہونے کا ثبوت ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بہائیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اظلال میں سے ایک میں ہوں، کہ جس پر خدا نے ایسے کلام نازل کئے جو وقت پر پورے ہوئے، اور آج بھی میں کہتا ہوں لاؤ میرے مقابلہ میں عبد البہاء کے خلیفہ کو۔ اور پھر دیکھیں خدا تعالیٰ کس کی صداقت ظاہر کرتا ہے۔" [1]

۱؎ الفضل مورخہ ۲۵ / ۲۹ اپریل ۱۹۲۲ء۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس وہ بادشاہ جس نے اپنی زندگی سپاہیانہ طور پر گذاری، وہ جسے "بہادر سپاہی" کا خطاب دیا جاتا تھا، ہاں وہ بادشاہ جس کی تمام فوج مرنے مارنے کو تیار تھی، جس کی وزارت متفقہ طور پر جنگ کو جاری رکھنا چاہتی تھی، جس کے صلح کرنے کی خبر سننے پر اُس کے ہمرازوں کو یقین نہ آتا تھا، کہ اس نے اپنے آپکو دشمن کے حوالہ کر دیا ہو اور فوج کو ہتھیار ڈالنے کا حکم دیا ہو۔ اس کے متعلق تین روز پہلے اللہ تعالیٰ نے خبر دی، کہ وہ تو اپنے آپکو دشمن کے قبضہ میں دے چکا، اور معزول ہو چکا ہے۔ اور اپنے تمام شاہی اختیارات کو ضائع کر چکا ہے۔

۵۔ اِس امر کا کہ کسی بادشاہ کے تخت سے دست برداری کا اعلان کئے بغیر ایسے فعل کیوجہ سے جو تخت سے دست برداری کے مترادف ہو، اس کے متعلق انگریزی زبان میں ایبڈی کیسنڈ کا لفظ استعمال کرنا جائز ہے، انگریزی تاریخ میں مندرجہ ذیل مثال پائی جاتی ہے :۔

"برطانیہ عظمیٰ کا کوئی بادشاہ اپنے شاہی اختیارات سے قانونی طور پر معزول نہیں ہو سکتا، جبتک کہ ہوس آف لارڈز اور ہوس آف کامنز اس کی منظوری نہ دیں۔ جب انگلینڈ اور سکاٹ لینڈ کا بادشاہ جیمز ثانی ۱۶۸۸ء میں یونائیٹڈ کنگڈم کی "مُہر حکومت" دریائے ٹیمز میں پھینک کر فرانس بھاگ گیا، تو اس وقت اسنے باقاعدہ طور پر تخت سے دست برداری کا کوئی اعلان نہیں کیا تھا تب اِس سوال پر پارلیمنٹ میں بحث ہوئی، کہ آیا اسنے اِس فعل کیوجہ سے تخت کے حق کو کھو دیا ہے یا کہ تخت سے دست بردار ہو چکا ہے۔ تو ایبڈی کیشن کی اصطلاح کو اس کے حق میں تسلیم کیا گیا۔ یعنی وہ تخت سے معزول ہو چکا ہے۔ چنانچہ لارڈز اور کامنز کی پوری اسمبلی میں جو خاص طور پر اس غرض کے لئے بلائی گئی تھی جیمز کے پروٹسٹ کے باوجود یہ قرار پایا، کہ کنگ جیمز نے حکومت کی کانسٹی ٹیوشن کی مخالفت کرکے اور بادشاہ اور رعیت کے درمیان جو اصلی رابطہ یا عہد تھا اسکو توڑ کر اور جیز وئٹس اور دوسرے شریر اشخاص کے مشورہ سے بنیادی اصول کی بے حرمتی کر کے اور اپنے آپکو اِس ولایت سے باہر لیجا کر has abdicated the Government, and that the throne is

Digitized by Khilafat Library Rabwah

is thereby vacant." گورنمنٹ سے معزول ہو چکا ہے، لہذا تخت خالی ہے"۔ لے

کنگ جیمز ثانی کی مثال بعینہ کنگ لیوپولڈ ثالث پر چسپاں ہوتی ہے۔ لہذا الہام میں جو اس کے متعلق ایبڈی کیٹڈ کا لفظ استعمال کیا گیا وہ بالکل درست ہے۔

ایبڈی کیشن کے لفظ کے متعلق جو یہ جھگڑا ہے، کہ آیا اس کا اطلاق بغیر رسمی اعلان دست برداری کے ہو سکتا ہے یا نہیں یا جیسا کہ بعض کہتے ہیں، کہ اسکا اطلاق اصل میں طوعی دستبرداری پر ہوتا ہے۔ اس الہام سے اس جھگڑے کا فیصلہ ہو جاتا ہے۔ اوپر کی مثال سے واضح ہے، کہ ہوس آف لارڈز اور ہوس آف کامنز کے ممبروں نے متفقہ طور پر جیمز ثانی کے متعلق ایبڈی کیشن کے لفظ کا استعمال کیا لیکن اس کے خلاف سکاٹش پارلیمنٹ نے ایبڈی کیشن کی بجائے جیمز کے حق میں deposition اور forfeiture کے فیصلہ کا اعلان کیا۔ لیکن اس الہام نے یہ فیصلہ کر دیا، کہ جیمز ثانی کے متعلق برٹش پارلیمنٹ نے جو ایبڈی کیٹڈ کا لفظ استعمال کیا تھا وہ بالکل صحیح اور درست تھا۔ اور یہ کہ ویسے حالات میں آیندہ بھی اس کا استعمال بجا اور درست ہے۔

۶۔ کنگ لیوپولڈ نے جن حالات کی موجودگی میں اور جس رنگ میں غنیم سے یہ مصالحت کی اس کی نظیر تاریخ میں نہیں پائی جاتی۔ چنانچہ مسٹر رینو پرائم منسٹر فرنچ گورنمنٹ نے ۲۸ مئی کی صبح کو ۸½ بجے وائرلیس پر جب اس خبر کو سنایا، تو اس نے کنگ لیوپولڈ کے حق میں سخت ہتک آمیز کلمات کہے۔ اور کہا، کہ ابھی ۱۸ دن ہوئے ہیں جب اس نے اتحادیوں سے مدد کے لئے اپیل کی۔ اور اب اتحادیوں کی فوج کے افسروں کو اطلاع دئے بغیر اس نے ہتھیار ڈال دئے ہیں۔ This was a deed without precedent in history. یعنی اس کا یہ فعل ایسا ہے، جس کی تاریخ میں اور کوئی مثال نہیں ملتی۔ پھر اس نے اس فعل کا ارتکاب اپنی گورنمنٹ کی متفقہ خواہش کے خلاف کیا ہے،

لے انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا۔ ایڈیشن ۱۱ زیر لفظ ایبڈی کیشن۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو ایک نئی فوج تیار کرنے کا ارادہ کر رہی تھی۔ [۱]

پھر سر رابرٹ کلاؤ نے جو ۱۹۳۷ء سے لیکر ۱۹۳۹ء تک بلجیم میں برٹش گورنمنٹ کی طرف سے سفیر تھے۔ لکھا، کہ:۔

"اکتوبر ۱۹۳۹ء میں پولینڈ پر دشمن کے قبضہ کر لینے کے بعد مجھے گورنمنٹ کی طرف سے دوبارہ ہدایت ملی، کہ مَیں پھر اس سوال کو اٹھاؤں، کہ بلجیم کو اتحادیوں کے ساتھ جنگ میں شامل ہونا چاہیئے، تو بادشاہ نے سختی سے مخالفت کی، اور برٹش تجویز کو غضب آمیز انکار کے ساتھ واپس کر دیا۔ ...... بلجین فوج نہایت بہادری اور شجاعت سے لڑی۔" [۲]

لیکن باوجود اس کے جب جرمن فوجوں نے بلجیم پر اچانک حملہ کر دیا، تو کنگ لیوپولڈ نے اتحادیوں سے مدد کے لئے درخواست کی، جس کے جواب میں انہوں نے اپنی فوجوں کا ایک بڑا حصہ بلجیم میں جرمنوں کا مقابلہ کرنے کے لئے بھیجدیا۔ لیکن چند روز کے بعد کنگ لیوپولڈ نے ان کے احسان کا یہ بدلہ دیا، کہ اُس فوج کے افسروں کو جو اس کی مدد کے لئے اور اس کے ملک کو بچانے کی خاطر لڑنے کے لئے آئی تھی، اطلاع دیئے بغیر، اتحادیوں سے بلا مشورہ کئے، اپنے وزیروں اور افسروں اور شہریوں کی مرضی کے خلاف جنگ بند کرنے کا فیصلہ کر کے اپنے آپکو بلا شرط غنیم کے حوالہ کر کے بلجین فوج کو ہتھیار ڈالنے کا حکم دیدیا۔ یہ یقیناً ایک ایسا ناجائز اور غیر مستحسن فعل تھا جس کی نظیر تاریخ میں بمشکل مل سکتی ہے۔ اور جس پر جتنا تعجب کیا جائے کم ہے۔

۷۔ کنگ لیوپولڈ کا یہ فعل درحقیقت اس رؤیا کے پورا کرنے میں ممد ہوا، جو اعلان جنگ سے ایک ماہ قبل اللہ تعالیٰ نے حضرت امیر المومنین کو دکھائی تھی، اور جس کی تفصیل اوپر ذکر کیجا چکی ہے۔ بلجین فوج کے ہتھیار ڈال دینے سے اتحادیوں کی دوسری افواج پر جو اثر پڑا، اس کا کچھ پتہ مندرجہ ذیل بیانات سے لگتا ہے:۔

۱۔ موسیو رینو پرائم منسٹر حکومت فرانس نے ۲۸ رمئی کی صبح کو جو تقریر براڈکاسٹ کی،

---

[۱] ٹائمز ۲۹ رمئی ۱۹۴۰ء۔ [۲] ٹائمز ۳۱ رمئی ۱۹۴۰ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں کہا :-

"۱۴ رمئی کے بعد جرمن فوج نے اتحادی فوج کو دو گروپوں میں تقسیم کر دیا تھا۔ شمالی گروپ جنرل بلینکرس کی زیر کمانڈ تھا، جو برٹش آرمی اور فرنچ کے کچھ دستوں اور بلجین فوج پر مشتمل تھا، جسے ڈنکرک کے راستے رسد وغیرہ پہنچائی جاتی تھی۔ جس کے شمالی طرف بلجین فوج دشمن کا مقابلہ کر رہی تھی۔ لیکن اب ناگہانی طور پر کنگ لیوپولڈ کے حکم پر بلجین فوج نے بلا شرط ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ اور ڈنکرک تک جرمنوں کے لئے راستہ کھول دیا ہے"۔ [۵۱]

اور مسٹر چرچل نے ہاؤس آف کامنز میں تقریر کرتے ہوئے کہا :-

"بلجین آرمی کے ہتھیار ڈال دینے سے برطانوی فوج کو مجبوراً نہایت تھوڑے سے وقت کے نوٹس پر ۳۰ میل کا رقبہ ساحل سمندر تک طے کرنا پڑا۔ اور اگر ایسا نہ کیا جاتا، تو اس کا حشر یقیناً وہی ہوتا جو کنگ لیوپولڈ نے اپنے ملک کی عمدہ ترین فوج کا کرایا ہے۔ اس کے فعل اور میدان جنگ کے اس پہلو کو خالی چھوڑ دینے سے برٹش اور فرسٹ فرنچ آرمی کے تین گروہوں میں سے دو کا جو ساحل سمندر سے ہم سے بھی زیادہ پرے تھے کٹ جانا قطعی تھا۔ جیسا کہ میدان جنگ کے نقشہ پر نظر ڈالنے سے ہر کوئی معلوم کر سکتا ہے۔ اور یہ ناممکن معلوم ہوتا تھا، کہ اتحادی فوج کثیر تعداد میں ساحل پر پہنچ سکے گی"۔ [۵۲]

اور فرنچ ہائی کمانڈ نے اپنے منشور میں لکھا :-

"بلجین افواج جو کنگ لیوپولڈ کے براہ راست حکم کے ماتحت تھیں۔ اور Scheldt (سکیلٹ) اور اوسٹینڈ کے شمال مشرقی ساحل پر مقابلہ کر رہی تھیں، وہ اپنے بادشاہ کے حکم کے ماتحت لڑائی بند کر چکی ہیں۔ اور اس طرح دشمن کے لئے Ypres (آیپر) اور فرانس اور ڈنکرک کی طرف راستہ کھول دیا ہے"۔ [۵۳]

---

۵۱ لنڈن ٹائمز ۲۹ رمئی سنہ ۱۹۴۰ء
۵۲ لنڈن ٹائمز ۵ رجون سنہ ۱۹۴۰ء
۵۳ " " ۳۰ " "

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اسی پرچہ میں آور نامہ نگاروں کے پیغامات بھی شائع ہوئے، جن میں انہوں نے کنگ لیوپولڈ کے فعل کو اس تشتت اور سراسیمگی کا اصل باعث قرار دیا۔ جو فلنڈرز وغیرہ مقامات کی اتحادی افواج میں پیدا ہوئی۔ جس کی وجہ سے انہیں سامانِ حرب وغیرہ میدانِ جنگ میں چھوڑ کر ساحل سمندر کو بھاگنا پڑا۔ اور اگر وہ ایسا نہ کرتے، تو انکے بچاؤ کی کوئی صورت نہیں تھی۔ اور یہ بلجین فوج جس نے دفعۃً ہتھیار ڈالدیئے تین لاکھ تھی۔ اور اتنی فوج کا فوری طور پر بہم کرنا اتحادیوں کے لیئے ناممکن تھا۔ اِس لیئے انہیں بھاگنے کے سوا کوئی چارہ نہ رہا۔ اور ڈنکرک سے افراتفری میں جہازوں پر سوار ہوئے، اور بموں کی بارش میں ساحل انگلستان پر پہنچے۔ ان کے واپس آنے کی داستان نہایت دردناک ہے۔ اور پرائم منسٹر نے ان تین لاکھ پینتیس ہزار نفوس پر مشتمل فوج کے جان بچاکر واپس آنے کو اپنی تقریر میں ایک معجزہ قرار دیا۔ اور کنگ لیوپولڈ کے فعل کو Pitiful episode - یعنی ایک غمناک اور المناک سانحہ بتایا، جو اتحادی افواج کی شکست کا باعث ہوا۔ جس کے بعد انگلستان اس حالت کو پہنچ گیا، جو حضرت امیرالمومنین کو خواب میں دکھائی گئی تھی، اور جس کا ذکر لارڈ ہالیفاکس نے واشنگٹن پہنچ کر ان الفاظ میں کیا، کہ "ڈنکرک کے واقعہ کے بعد انگلستان ایسا کمزور ہو چکا تھا، کہ اگر ہٹلر اسوقت حملہ کر دیتا، تو وہ کامیاب ہو سکتا تھا۔"

غرضیکہ کنگ لیوپولڈ کی معزولی اور غنیم کے سامنے ہتھیار ڈالدینے کی خبر ایک غیب کی خبر تھی، جسے عالم الغیب خدا کے سوا کوئی نہ جانتا تھا۔ اور جو الہام کے تین دن بعد نہایت شاندار طریق سے پوری ہوئی۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ۔

اِس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اُن ہوائی جہازوں کی تعداد کے متعلق بھی علم دیا، جو امریکہ برطانیہ کو بھیجنے کا وعدہ کرنیوالا تھا۔ اور یہ خبر بھی بالکل صحیح نکلی۔ اِسی طرح ۴ر اپریل ۱۹۴۱ء کو اپنے خطبہ میں ذکر فرمایا، کہ آپکو خواب میں دکھایا گیا، کہ جزائر برطانیہ کے دفاع کا چارج آپ کو دیا گیا ہے۔ اور آپ خواب میں برطانیہ کی کامیابی کے لئے دعا کر رہے ہیں۔ یہ وہ وقت تھا، جبکہ یہ معلوم نہیں تھا، کہ جرمن فوجیں کس طرف حملہ کریں گی۔ اس کے بعد ۱۰ر مئی کو روڈلف ہیس پیراشوٹ کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذریعہ انگلینڈ آتا ہے۔ اور آخر کار اس سے برٹش گورنمنٹ کو معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی روس پر حملہ کرنا چاہتا ہے۔ تب برٹش گورنمنٹ روسی گورنمنٹ کو خبر دیتی ہے، کہ اس پر حملہ کرنے کی تیاری ہو رہی ہے۔ چنانچہ ۲۲ جون کو جرمن فوجیں روسی علاقے پر دھاوا بول دیتی ہیں۔ جس سے جنگ کا نقشہ ہی بدل جاتا ہے۔ اور جزائر برطانیہ جن کی حفاظت کا انتظام خواب میں حضرت امیر المومنین کے سپرد کیا گیا تھا، جرمنی کے اس حملہ سے جس کا اسوقت خوف دامنگیر تھا، محفوظ ہو جاتا ہے۔[1]

یہ وہ غیب کی خبریں تھیں، جن کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو قبل از وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم دیا گیا۔ اور وہ اپنے وقت پر پوری ہوئیں۔ اور بہت سی ایسی باتیں بھی ہیں، جو آیندہ پوری ہوں گی۔ لیکن جو پیشگوئیاں پوری ہو چکی ہیں وہ اس امر کا بیّن ثبوت ہیں، کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو قرب الٰہی حاصل ہے۔ اور خدا تعالیٰ اُن سے ایسے ہی کلام کرتا ہے، جیسے وہ گذشتہ زمانوں میں اپنے مقدس بندوں سے کلام کرتا رہا۔ پس آپ کا وجود اگر ایک طرف اسلام کی صداقت کا ثبوت ہے، اور اس امر کا کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس کے اختیار کرنے سے قربِ الٰہی حاصل ہو سکتا ہے، تو دوسری طرف مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی بھی ایک زندہ دلیل ہے۔ اور اس بات کی بھی کہ اگر کوئی شخص اب مکالمہ الٰہیہ کا شرف حاصل کرنا چاہتا ہے، تو اس کے لئے سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہیں کہ وہ احمدیت کو قبول کرے۔

جنگوں کا نتیجہ

میں اپنے گذشتہ مضمون میں بتا چکا ہوں، کہ موجودہ جنگ کا اصل باعث لامذہبیت اور خدا تعالیٰ پر عدم ایمان اور دلوں کا روحانیت سے خالی ہونا قرار دیا گیا ہے۔ اور اِس بے نظیر تباہی کی وجہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک الہام میں بھی یہی بتائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عَفَتِ الدِّیَارُ کَذِکْرِیْ۔ کہ شہر اس طرح مٹائے جائیں گے، اور ایسے ویران کئے جائیں گے۔ جیسے کہ لوگوں نے اپنے دلوں کو میری یاد سے خالی کر کے ویران

---

[1] مجھے افسوس ہے، کہ بہت سی ڈاکوں کے راستہ میں ضائع ہو جانے کی وجہ سے سلسلہ کے اخبارات مجھے نہیں پہنچے، اس لئے بہت سی پیشگوئیوں کا مجھے تفصیلی علم نہیں ہو سکا۔ شمس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بتا دیا ہے۔ الہام میں صیغہ ماضی کے بیان کرنے سے اس طرف اشارہ مقصود ہے، کہ یہ ایک ایسی یقینی بات ہے جو گویا واقعہ ہو چکی ہے۔ اور دوسری پیشگوئیوں کے متعلق اِن جنگوں کا نتیجہ اسلام اور احمدیت کے حق میں بہتر نکلے گا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام اپنے ایک الہام کی تشریح کرتے ہوئے جس میں آپکو یوسف قرار دیا گیا ہے، فرماتے ہیں:۔

"اور اِس جگہ مجھے یوسف قرار دینے سے ایک اور مقصد بھی مدنظر ہے۔ کہ یوسف نے مصر میں پہنچ کر کئی قسم کی ذلّتیں اٹھائی تھیں، جو دراصل اس کی ترقی مدارج کی ایک بنیاد تھی۔ مگر اوائل میں یوسف نادانوں کی نظر میں حقیر اور ذلیل ہو گیا تھا۔ اور آخر خدا نے اُس کو ایسی عزت دی، کہ اُس کو اُس ملک کا بادشاہ بنا کر قحط کے دنوں میں وہی لوگ غلاموں کی طرح اُس کے بنا دیئے، جو غلامی کا داغ بھی اُس کی طرف منسوب کرتے تھے۔ پس خدا تعالیٰ مجھے یوسف قرار دے کر یہ اشارہ فرماتا ہے، کہ اِس جگہ بھی مَیں ایسا ہی کرونگا۔ **اسلام اور غیر اسلام میں مَیں روحانی غذا کا قحط ڈال دونگا۔ اور روحانی زندگی کے ڈھونڈنے والے بجز اِس سلسلہ کے کسی جگہ آرام نہ پائیں گے۔ اور ہر ایک فرقہ سے آسمانی برکتیں چھین لیجائیں گی۔ اور اِسی بندۂ درگاہ پر جو بول رہا ہے ہر ایک نشان کا انعام ہوگا۔ پس وہ لوگ جو اِس روحانی موت سے بچنا چاہیں گے، وہ اِسی بندۂ حضرتِ عالی کیطرف رجوع کریں گے۔** اور یوسف کیطرح یہ عزت مجھے اُسی توہین کے عوض دیجائے گی، بلکہ دی گئی۔ جس توہین کو اِن دنوں میں ناقص العقل لوگوں نے کمال تک پہنچایا ہے۔ اور گو میں زمین کی سلطنت کے لئے نہیں آیا۔ مگر میرے لئے آسمان پر سلطنت ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور مجھے خدا نے اطلاع دی ہے، کہ آخر بڑے بڑے مُفسد اور سرکش مجھے شناخت کرلیں گے۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ یَخِرُّوْنَ عَلَى الْاَذْقَانِ سُجَّدًا۔ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا اِنَّا كُنَّا خٰطِئِيْنَ۔ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ۔ اور میں نے کشفی طور پر دیکھا کہ زمین نے مجھ سے کلام کیا۔ اور کہا۔ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ كُنْتُ لَآ اَعْرِفُكَ۔ یعنی اے ولی اللہ! مَیں اس سے پہلے تجھکو نہیں پہچانتی تھی۔ زمین سے مراد اسجگہ اہل زمین ہیں۔ مبارک وہ جو وہشت ناک دن سے پہلے مجھ کو قبول کرے، کیونکہ وہ امن میں آئے گا۔ لیکن جو شخص زبردست نشانوں کے بعد مجھے قبول کرے، اس کا ایمان رتی بھی قیمت نہیں رکھتا۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۸۷)

پس اے لوگو! یاد رکھو، کہ خدا تعالیٰ کے مُنہ کی کہی ہوئی باتیں پوری ہونگی۔ اور ہم اسی کے وعدہ کے موافق یقین رکھتے ہیں، کہ وہ وقت دور نہیں جب کہ نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہوگا۔ اور جن کے دلوں میں خدا سے ملنے کی تڑپ ہے، اور نیک دل ہیں، کثرت سے اس سلسلہ میں جسے خدا نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے، داخل ہو جائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کا اُن پر سایہ ہوگا۔ خدا اُن سے راضی ہوگا اور وہ خدا سے راضی ہوں گے۔ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ؕ

سیرت سیّد احمد شہیدؒ

مردِ مجاہد سید احمد شہیدؒ اور ان کے فانی مرید شاہ اسمٰعیل صاحب شہیدؒ کے حالاتِ زندگی کہ وہ کسطرح تیرھویں صدی میں سکھوں سے جہاد کرتے ہوئے شہید ہوئے۔ نیز ان کے مخلص مُریدوں کی جانبازی کے کارنامے سیرت سید احمد شہید میں مطالعہ فرمائیں جو حال ہی میں سید ابوالحسن صاحب ندوی نے لکھی ہے۔ قیمت معہ محصولڈاک دو روپے -/۱/۲

مینیجر مکتبۂ احمدیہ قادیان سے طلب کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اداریہ :-

مولوی ثناء اللہ صاحب کی ضد

مولوی ثناء اللہ صاحب نے پھر وہی نامناسب رویہ اختیار کیا ہے، جس کی شکایت ہم اکتوبر کے "ریویو" میں کر چکے ہیں۔ یعنی آپ نے مجوزہ مناظرے پر ہماری تحریر کا جواب "اہلحدیث" ۳۰ر اکتوبر کے پرچہ میں دیا ہے، جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے، کہ ہم اس کا جواب نومبر کے "ریویو" میں نہیں دے سکے۔ اور اب مجبورًا دسمبر کے پرچہ میں دے رہے ہیں۔ اور اِس طرح یہ معاملہ اُور ایک ماہ کھٹائی میں پڑ گیا۔ اِس کا صاف مطلب یہ ہے، کہ مولوی صاحب بلاوجہ مناظرہ کی گفتگو کو طُول دے رہے ہیں، مگر دوسری طرف آپ تحریری مناظرہ سے گریز کی یہ وجہ بیان کرتے ہیں، کہ اِس طرح مناظرہ بہت لمبا ہو جائے گا۔

مولوی صاحب کے اِس طرزِ عمل سے معلوم ہوتا ہے، کہ یہ عذر تحریری مناظرہ سے گریز کا محض بہانہ ہے، ورنہ اگر فی الحقیقت انکی خواہش مناظرہ کو جلد شروع کر کے جلد ختم کرنا ہوتی، تو وہ بات کو یوں بلاوجہ لمبا نہ کرتے۔ جب انہیں علم ہے، کہ "ریویو" ہر ماہ کی یکم تاریخ کو شائع ہوتا ہے، اور اِسی وجہ سے اکتوبر کے "ریویو" میں ہم نے انسے درخواست بھی کی تھی، کہ ہمارے جواب میں وہ جو کچھ لکھنا چاہیں، مہینہ کے پہلے تین ہفتوں کے "اہلحدیث" کے پرچوں میں سے کسی پرچہ میں لکھا کریں، تا ہم اگلے ماہ کی یکم تاریخ کو شائع ہونے والے "ریویو" میں اس کا جواب دیدیا کریں، تو سمجھ نہیں آتا، کہ انہوں نے یکم اکتوبر کے "ریویو" میں شائع شدہ ہماری تحریر کا جواب ۳۰ر اکتوبر کے "اہلحدیث" میں دینے میں کیا مصلحت سمجھی؟

اگر جیسا کہ وہ بہ ظاہر کرتے ہیں، اِس معاملہ کو جلد ختم کرنے کے متمنی ہیں، تو کیا یہ مناسب نہ تھا، کہ وہ زیادہ سے زیادہ ۲۳ر اکتوبر کے پرچہ "اہلحدیث" میں ہمیں جواب دیتے۔ اور عجیب بات یہ ہے، کہ جس تحریر میں ہم نے مولوی صاحب کی اِس روش کی شکایت کی تھی، اسی کے جواب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں آپ نے یہ نامعقول طرز اختیار کی ہے، اور جان بوجھ کر اپنے اخبار کے اُس پرچہ میں ہمیں جواب دیا ہے، جس کے جواب کے لئے ہمیں پورا ایک مہینہ انتظار کرنا پڑا۔

مولوی صاحب تحریری مناظرہ کی طرف نہیں آتے۔ اِس کی وجہ آپ نے یہ بیان کی تھی، کہ "اہلحدیث" اور "ریویو" میں تحریریں شائع ہونے سے مناظرہ بہت لمبا ہو جائے گا، کیونکہ "ریویو" ماہوار رسالہ ہے، اِس لئے ایک ماہ میں فریقین کا بمشکل ایک ایک پرچہ شائع ہو سکیگا۔ ہم نے اِس کے جواب میں لکھا تھا، کہ ہم "ریویو" کے بجائے اپنی تحریر "الفضل" میں شائع کر دیں گے جو روزانہ ہے۔ آپ اس کا جواب اپنے ہفتہ واری پرچہ میں ہماری تحریر شائع ہونے کے بعد دوسرے ہفتہ میں دے سکیں گے۔ اِس طرح یہ مناظرہ بہت جلد ختم ہو جائے گا۔ ہماری اِس تجویز سے مولوی صاحب نے مناظرہ کی طوالت کے جس خوف کا اظہار کیا تھا، اس کا طلسم ایسا ٹوٹا ہے، کہ آپ اب اس کا نام تک نہیں لیتے۔ کیا یہ صریح علامت اِس بات کی نہیں ہے، کہ مولوی صاحب تحریری مناظرہ سے عمداً پہلو تہی کر رہے ہیں؟ اور ہم جانتے ہیں، کہ یہ پہلو تہی کس وجہ سے ہے۔ اِس لئے ہم نے بھی یہ تہیہ کیا ہوا ہے، کہ کسی نہ کسی طرح آپکو تحریری مناظرہ پر آمادہ کریں گے۔ کیونکہ ہمارے نزدیک ایک ایسے علمی موضوع پر جس پر مناظرہ کا چیلنج مولوی صاحب نے ہمیں دے رکھا ہے، تحریری مناظرہ ہی مفید ہو سکتا ہے۔ تقریری مناظرہ محض تضییع اوقات ہوگا۔

مناظرہ کی گفتگو کی ابتداء سے ناظرین دیکھ رہے ہیں، کہ مولوی صاحب کی پیش کردہ سب باتوں کا ہم کس طرح نمبروار جواب دیتے آئے ہیں۔ مگر آپ کی عادت یہ ہے، کہ آگے ہی آگے بھاگتے چلے جاتے ہیں، کسی ایک جگہ جم کر کھڑے نہیں ہوتے۔ اور ہماری پیشکردہ باتوں کو جواب دیئے بغیر ٹالتے جاتے ہیں۔ جب تحریر میں آپ کا یہ حال ہے، تو اِس سے اندازہ ہو سکتا ہے، کہ تقریر میں آپ ایک سنجیدہ موضوع پر بحث کرتے ہوئے جہاں لاجواب ہو جائیں گے وہاں سے کس طرح کنارہ کشی کر کے گذر جائیں گے۔ ہم یہ چاہتے ہیں، کہ تقریری مناظرہ میں وقت وغیرہ کی جو قیود ہوتی ہیں، اُن سے آزاد ہو کر سیر حاصل بحث کریں، تا پبلک کو کچھ فائدہ بھی پہنچے۔ مگر مولوی صاحب اسے صرف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسرے مذاہب مکالمہ الٰہیہ سے محرومی کے باعث اگرچہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں، کہ مدت ہوئی کہ جب سے خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں سے کلام کرنا بند کر دیا۔ مگر اس زمانہ میں گذشتہ زمانوں کیطرح ایسے گروہ پیدا ہو گئے، جو مختلف طریقوں سے پیشگوئیاں کر کے اپنے آپکو پیغمبر سمجھنے لگے۔ اور جیسا کہ مسیح ناصریؑ کے وقت میں جھوٹی پیشگوئیاں کرنے والے پائے گئے تھے، اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت نجومی اور کاہن بڑے معتبر بنے ہوئے تھے، اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں بھی جیسا کہ مسیح ناصریؑ نے فرمایا تھا، کہ انکی آمد ثانی کے وقت جھوٹے نبی ہونگے۔ اسٹرالوجسٹ (نجومی) اور سپرچولسٹ (مدعیانِ مکالمۂ ارواح) جھوٹے پیغمبر نکل کھڑے ہوئے۔ لیکن جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبردست پیشگوئیوں کے مقابلہ میں اُس وقت کے کاہنوں اور نجومیوں کی ذلت ظاہر ہوئی، ایسا ہی اِس زمانہ میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی پیشگوئیوں کے مقابلہ میں اِس وقت کے جھوٹے پیغمبروں کا راز فاش ہو گیا۔ اور ان کی بے بسی سب پر ظاہر ہو گئی۔ اِس مضمون کے لکھنے سے میری غرض اِس فرق کا ظاہر کرنا ہے، جو خدا تعالیٰ سے علم پا کر پیشگوئی کرنے والے اور دوسرے طریقوں سے پیشگوئی کرنے والے اور ایک مفتری میں پایا جاتا ہے۔"

اسٹرالوجسٹ اور سپرچولسٹ کا دعویٰ

یورپ کے نجومی اسٹرالوجی کے اصول و قواعد کے ماتحت آئندہ واقعات کیمتعلق پیشگوئیاں کرتے ہیں اور اپنے آپکو پرافٹ سمجھتے ہیں۔ اور ان کا یورپ میں اسقدر رسوخ ہے، کہ مشہور اخبار انکی پیشگوئیاں شائع کرتے ہیں۔ اور سپرچولزم کی ابتدا اگرچہ علیحدہ مذہب کی شکل میں نہیں ہوئی تھی، بلکہ اسے ایک سائنس کے طور پر اختیار کیا گیا تھا، لیکن کچھ مدت سے سپرچولسٹوں نے سپرچولزم کو ایک علیحدہ مذہب قرار دینا شروع کر دیا۔ اور جو وہ پیشگوئیاں کرتے تھے انہیں خدا کا کلام سمجھنے لگے۔ چنانچہ ایک سپرچولسٹ اخبار "The Two Worlds" کا ایڈیٹر لکھتا ہے۔

"عیسائی سسٹم خدا کے خاص الہام کو تاریخ کے ایک مقررہ زمانہ تک محدود کرتا ہے۔ لیکن سپرچولزم یہ اعلان کرتا ہے، کہ خدا جیسے کل تھا ویسے ہی آج ہے۔ اور ایسے ہی ہمیشہ رہے گا۔"[۱] ایک اور سپرچولسٹ جورج لنڈزی جانسن اسی اخبار میں لکھتا ہے کہ "خدا ہر زمانہ میں کلام کرتا ہے۔ اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی سپرچولسٹ

[۱] دی ٹو ورلڈز ۔ ۸ فروری ۱۹۱۲ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اکھاڑہ بازی کا رنگ دینا چاہتے ہیں۔ لیکن ہم ایسے اہم اور خالص علمی موضوع پر مناظرہ کو اکھاڑہ بازی سے پاک رکھنا چاہتے ہیں۔

مولوی ثناءاللہ صاحب نے لکھا ہے، کہ پادری عبداللہ آتھم سے جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مناظرہ ہوا تھا، اسی طرح یہ مناظرہ کیوں نہیں کرتے۔" اپنے نبی کی سُنّت کو کیوں ترک کرتے ہو؟ ہمارا جواب یہ ہے، کہ تحریری مناظرہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سنت ہے۔ اِس لئے اگر ہم تحریری مناظرہ پر زور دیں، تو یہ حضور کی سنّت کے خلاف نہیں ہے، بلکہ اس کے مطابق ہے۔ رہا یہ معاملہ کہ ہم تحریری مناظرہ پر کیوں زور دیتے ہیں؟ تو اس کا جواب ہم عرض کر چکے ہیں، کہ ہم مولوی صاحب کی عادت سے واقف ہیں، اور خود اس سلسلہ گفتگو میں یہ ظاہر ہو چکا ہے، کہ آپکو جب کسی نقطہ پر پکڑا جائے، اور آپ لاجواب ہو جائیں، تو پھر پہلو تہی اور گریز کی راہ اختیار کر لیتے ہیں۔ اِس لئے، ہم یہی مناسب سمجھتے ہیں، کہ آپ سے تحریری مناظرہ ہی ہو، تا آپ کا گریز تحریری شکل میں محفوظ رہے۔ اور دوسری وجہ ہم نے تحریری مناظرہ کی یہ بیان کی تھی، کہ جس موضوع (کیا مرزا صاحبؑ ایک قابل مصنف تھے؟) پر آپ نے ہمیں مباحثہ کا چیلنج دے رکھا ہے، وہ خالص علمی ہے۔ اور مصنّف یا کم از کم ایک معقول پڑھا لکھا طبقہ ہی اِس سے کما حقّہ فائدہ اٹھا سکتا اور اِس بات کا فیصلہ کر سکتا ہے، کہ کس فریق کا پہلو غالب ہے۔ اور یہ مقصد اسی صورت میں حاصل ہو سکتا ہے، کہ مناظرہ تحریری ہو۔

ہم یہ وجوہ اِس سے قبل بھی عرض کر چکے ہیں۔ مگر مولوی ثناءاللہ صاحب ۳۰ر اکتوبر کے "اہلحدیث" میں پھر یہ دریافت کرتے ہیں، کہ تحریری مناظرہ پر اصرار کیوں ہے؟ اب اگر ہم اسے ارذل العمر کی منازل طے کرنے کی وجہ سے مولوی صاحب کا ذہول قرار دیں، تو آپ بگڑ کر بازاری طعنے دینا شروع کر دیتے ہیں۔ چنانچہ ۳۰ر اکتوبر کے پرچہ "اہلحدیث" میں آپ نے اپنے مضمون کی تان انہی طعنوں پر توڑی ہے۔ حالانکہ ہم نے آپ کے سال خوردہ ہونے کا جو ذکر کیا تھا، وہ خود آپ کی تحریر کے مطابق ہے۔ چنانچہ آپ اپنی تازہ کتاب "اسلام اور مسیحیت" کی ابتداء ہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِن الفاظ سے کرتے ہیں :-

"مَیں بامرِ تعالیٰ اپنی عمرِ طبعی کو پورا کر چکا ہوں ۔ میری عمر کی یہ آخری منزل ہے ....

... داعیِ اجل کو لبیک کہنے کا وقت آگیا ہے"۔

فرمائیے ! اگر ہم نے اِس پر یہ لکھدیا، کہ مولوی صاحب قبر میں پاؤں لٹکائے ہوئے ہیں ۔ لیکن باوجود اِس کے حق پوشی اور ناحق کوشی سے باز نہیں آتے ، تو اسمیں کونسی ایسی بات ہے جس پر مولوی صاحب آپے سے باہر ہو کر بازاری باتوں پر اُتر آئے ہیں ۔ اِس حرکت سے تو آپ نے یقینی طور پر یہ ثابت کر دیا ہے ، کہ اب قوائے عقلیہ بالکل جواب دے چکے ہیں ، اور دماغی لحاظ سے آپ دیوالیہ ہو چکے ہیں ۔

بہر حال ہم نے تحریری مناظرہ پر اپنے اصرار کے وجوہ بیان کر دئے ہیں ، اور ان کا کوئی جواب ابھی تک مولوی صاحب سے بن نہیں پڑا ۔ اب ہم ان سے دریافت کرتے ہیں ، کہ وہ ہماری تجویز کے مطابق تحریری مناظرہ سے کیوں گھبرا رہے ہیں ؟ مناظرہ کے لمبا ہو جانیکا جو خوف انہوں نے ظاہر کیا تھا ، اس کا جواب ہم دے چکے ہیں ۔ اب یا تو وہ کوئی نئی وجہ پیش کریں ، اور یا ہمارے جواب کو نا تسلی بخش قرار دیں ۔

"الفضل" ۵ / نومبر میں یہ خبر شائع ہوئی ہے ، کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے جلسۂ اہلحدیث لائل پور میں بھی اِس مجوزہ مناظرہ کے متعلق اپنے چیلنج کا ذکر کیا ، مگر جب جماعت احمدیہ لائل پور کی طرف سے یہ کہا گیا ، کہ آپ کا چیلنج "ریویو" نے منظور کر لیا ہوا ہے ۔ لیکن اگر آپ چاہیں تو ہم بھی مناظرہ کرنے کیلئے تیار ہیں ، تو آپ نے جوابدیا ، کہ مَیں بڑے مرزا صاحب کے ساتھ بحثیں کرتا رہا ہوں ۔ اب ہر احمدی کے ساتھ بحث کرنے کو تیار نہیں ہوں ۔ ہاں مرزا صاحب کے نائبوں یعنی خلیفہ قادیان یا مولوی محمدؐ علی صاحب کے ساتھ بحث کر سکتا ہوں ۔

ناظرین ! غور فرمائیں ، کہ مولوی صاحب کی منطق کیسی غلط اور جھوٹی ہے ۔ یہ بات آپ تب کہہ سکتے تھے ، جب آپنے حضرت مرزا صاحبؑ کے بعد ۔ آج تک ، جماعت احمدیہ کے سرگردہوں کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سوا اَور کسی احمدی سے بحث نہ کی ہو، لیکن برخلاف اس کے جب آپ سینکڑوں مباحثات احمدی علماء اور دیگر افراد سے کر چکے ہیں، تو پھر آج یہ عذر کتنا باطل ہے، کہ آپ صرف حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز یا مولوی محمد علی صاحب کے ساتھ ہی بحث کر سکتے ہیں اَور کسی سے نہیں کر سکتے۔ اور پھر بالخصوص موضوع زیر بحث پر آپ نے چیلنج دیتے ہوئے یہ شرط نہیں لگائی تھی، بلکہ ساری جماعتِ احمدیہ کے ممبروں کو مخاطب کیا تھا، تو پھر آپ نے لائلپور میں یہ شرط کیوں لگائی؟ کیا یہ محض جان بچانے کا بہانہ نہ تھا؟ پھر اگر آپ لائلپور میں اس موضوع پر مباحثہ کرنے کے لئے تیار نہ تھے، تو آپ نے وہاں اس چیلنج کا ذکر کیوں کیا؟ کیا آپ جانتے نہ تھے، کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہادر سپاہی ہر جگہ موجود ہیں، اور وہ جہاں کہیں آپ جائیں، آپ کا ناطقہ بند کرنے کو تیار رہتے ہیں۔ اِس ساری کارروائی سے ظاہر ہے، کہ آپ مناظرہ کا چیلنج دے کر اب پچھتا رہے ہیں ورنہ اگر آپ تقریری مناظرہ ہی کرنا چاہتے ہیں، تو لائلپور کی جماعتِ احمدیہ اس کے لئے بھی تیار تھی۔ آپ نے کیوں فرار کی راہ اختیار کی، اور باطل عذرات کی پناہ لی؟

خلاصہ یہ کہ ہم مولوی صاحب کا چیلنج مناظرہ منظور کر چکے ہیں۔ اب وہ نئی نئی شرطیں نہ بڑھائیں، بلکہ سیدھی طرح تحریری مناظرہ ہم سے کر لیں۔ اور اب لاطائل گفتگو میں وقت ضائع نہ کریں۔ ہم منتظر ہیں کہ مولوی صاحب "اہلحدیث" میں اپنا دعویٰ مع دلائل پیش کریں۔ ہم اس کا جواب انشاء اللہ ایک ہفتہ کے اندر "الفضل" میں شائع کر دیں گے۔ اور پھر اسی طرح ایک ایک ہفتہ کے وقفہ کے ساتھ فریقین کے پرچے شائع ہوتے رہیں، حتیٰ کہ فریقین کے چھ چھ پرچے شائع ہو جائیں۔

"ریویو" کے معاونین

یہ "ریویو" کی اکتالیسویں جلد کا آخری پرچہ ہے۔ خدا تعالےٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے، کہ اسنے محض اپنے فضل و کرم سے ہمیں اس مقدس رسالہ کی ایک سال اَور خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ الحمد للہ۔

یوں تو جنگ کی ابتدا ہی سے اخبارات اور رسالے زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا چلے آتے تھے، مگر سنہ ۱۹۴۲ء میں تو حالات بہت زیادہ خراب ہو گئے۔ اور گذشتہ دو ماہ سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حالت بد سے بدتر ہو گئی ہے۔ کاغذ کی قیمت بعض صورتوں میں قریباً آٹھ گنا بڑھ گئی ہے۔ یعنی جو کاغذ جنگ سے قبل دو سوا دو روپیہ فی ریم کے حساب سے ملتا تھا، اسکی قیمت اب بیس روپے تک پہنچ گئی ہے، اور اس پر بھی کاغذ آسانی سے دستیاب نہیں ہوتا، بلکہ بڑی جدوجہد اور انتہائی مشکل سے ملتا ہے۔ دیگر اخراجات میں اضافہ کی گو یہ نسبت نہیں ہے، مگر تاہم انہیں بھی کافی فرق پڑا ہے۔

اخراجات کی زیادتی کا تو یہ حال ہے، مگر اس کے مقابل پر آمد میں کوئی زیادتی نہیں ہوئی۔ رسالہ کے جتنے خریدار جنگ سے پہلے تھے، قریباً اتنے ہی اب ہیں، بلکہ برما، ملایا اور بعض دیگر غیر ممالک کے خریدار (جن میں سے بعض ہمارے رسالہ کے سرگرم معاون تھے) جنگ کیوجہ سے کم ہو گئے اور اس طرح رسالہ کی آمد میں کئی سو روپیہ سالانہ کی کمی آگئی۔ رسالہ کا چندہ بھی ہم نے نہیں بڑھایا۔ ان حالات میں رسالہ کو پہلے معیار پر قائم رکھنا بہت مشکل تھا۔ مگر یہ محض خدا کا احسان تھا، کہ اس نے بعض احباب کو یہ توفیق عطا فرمائی، کہ وہ حالات کا احساس کرتے ہوئے وقتاً فوقتاً رسالہ کی امداد و اعانت میں اپنا دستِ کرم دراز کرتے رہے، اور ان کے تعاون سے ہم رسالہ کے چندہ میں زیادتی کئے بغیر اسے پہلے معیار پر ہی شائع کرتے رہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک۔

وہ احباب اور بزرگ جنہوں نے اس سال کسی نہ کسی رنگ میں رسالہ کو چلانے میں ہماری امداد فرمائی، ان کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں:۔

مولوی غلام احمدؐ صاحب فرخ مبلغ سندھ۔ اخی المکرم شیخ مبارک احمدؐ مبلغ مشرقی افریقہ۔ برادرم محمدؐ اکرم خانصاحب غوری نیروبی۔ جناب ڈاکٹر محمدؐ عبد اللہ صاحب احمدی مشرقی افریقہ۔ جناب شیخ عبد الغنی صاحب مشرقی افریقہ۔ جناب ابو محمد عام صاحب ایم۔ بی۔ ای ممباسہ۔ جناب عبد الحکیم جان صاحب مشرقی افریقہ۔ برادر عزیز سید محمدؐ سرور شاہ صاحب ایم اے۔ دار السلام۔ سید ڈاکٹر محمدؐ انور شاہ صاحب مشرقی افریقہ۔ جناب صوفی غلام محمدؐ صاحب ٹانک۔ جناب سید عبد الحی صاحب آف منصوری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیپٹن شمیم احمد صاحب سلمہ اللہ ۔ میجر میاں احیاء الدین صاحب ۔ جناب محمد دین احمد پال صاحب رانچی ۔ لفٹیننٹ چوہدری محمد عبد اللہ خانصاحب ۔ جناب بابو شریف احمد صاحب ایس ڈی ۔ او ۔ یو ۔ پی ۔ جناب سیٹھ خیر الدین صاحب لکھنؤ ۔ حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد دکن ۔ صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب ۔ جناب سیٹھ معین الدین محمد اعظم صاحب چنت کنٹہ (دکن) اخویم جناب بابو محمد قاسم دین صاحب سیالکوٹی ۔ جناب شیخ محمود الحسن صاحب آئی سی ۔ ایس ۔

ان میں سے بعض دوستوں نے نئے خریدار مہیا کر کے بعض نے بقائے وصول کرا کر ، بعض نے عطیے بھیج کر اور بعض نے اپنے خرچ پر غیر احمدی اور غیر مسلموں کے نام پر پرچے جاری کرا کر رسالہ کی گرانقدر امداد فرمائی ۔ ان کے اسماء گرامی ذکر کرنے سے ہمارا مقصد یہ ہے ، کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رسالہ کے ان معاونین کے لئے دعا کی تحریک ہو ۔ ہم اپنے ان بھائیوں کی کرم فرمائی کا بدلہ دعا ہی کے ذریعہ دے سکتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص کو قبول فرمائے ۔ اور اسلام اور احمدیت کے اس اکتالیس۴۱ سالہ مجاہد پرچہ کی امداد کرنے کے عوض میں انکو اپنی جناب سے بہتر سے بہتر اجر عطا فرمائے ۔ آمین ۔

"ریویو" کے پُرانے فائل

رسالہ " ریویو " کے پرانے فائل جن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایسے مضامین شائع ہوتے رہے ہیں ، جو کسی اور جگہ شائع نہیں ہوئے ، قابلِ فروخت ہیں ۔ ان فائلوں میں اور بھی بہت سے نہایت قیمتی مضامین ہیں ۔ ہر احمدی کو ان کا مطالعہ کرنا چاہیئے ۔ قیمت کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کیجیئے ۔ مکمل چالیس سال کی جلدیں خریدنے والوں سے خاص رعایت کی جائے گی ۔

ملنے کا پتہ :- مینجر رسالہ ریویو اردو قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ کی ایک اہم ضرورت

جماعت کو ایک ایسی کتاب کی ضرورت تھی جس کے ذریعہ

(۱) ہر مذہب اور ہر طبقہ کے لوگوں کو مؤثر تبلیغ کی جا سکے۔ اور

(۲) مستورات اور بچوں کی تعلیم و تربیت کا فرض انجام دیا جا سکے۔ اور

(۳) نوجوانوں کی اصلاح، تربیتِ اخلاق میں نہایت مؤثر ثابت ہو سکے۔

سو الحمدللہ! اس سال کی نئی مفید ترین کتاب موسوم بہ

چشمۂ ہدایت

کے ذریعہ

یہ غرض پوری کر دی گئی ہے

یہ کتاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارادہ کی تکمیل میں لکھی گئی ہے کہ "میں چاہتا ہوں کہ ایک کتاب تعلیم لکھوں اس کتاب کے تین حصے ہونگے۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کے حضور ہمارے فرائض کیا ہیں اور دوسرے یہ کہ اپنے نفس کے ہم پر کیا حقوق ہیں اور تیسرے یہ کہ بنی نوع کے ہم پر کیا کیا حقوق ہیں" (ملفوظات صفحہ ۳۸۴) اس کتاب کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے، کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی کتب کا ایک شاندار انتخاب ہے۔ احباب جماعت کی معاونت سے نصف کتاب یعنی ۱۲۸ صفحہ تک چھپ چکی ہے، اور نصف کے لئے قریباً تین صد روپے کی فوری ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام رض اور مجلس خدام الاحمدیہ کے اراکین اگر توجہ فرمائیں تو یہ رقم جلد از جلد مہیا ہو سکتی ہے۔ کاغذ چونکہ دن بدن گراں ہو رہا ہے اس لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے، جو دوست ایک روپیہ پیشگی کتاب کی قیمت روانہ فرمائیں گے، ان کے اسماء بھی کتاب میں بطور دعا یادگار معاونین کی لسٹ میں شائع کئے جائیں گے اور جلسہ پر کتاب بھی ان کی خدمت میں پیش کی جائیگی۔ روپیہ چندہ کے ہمراہ بھیجیں۔ مگر اپنے اسماء گرامی سے کم از کم ۵ر دسمبر تک مطلع فرمائیں۔

کتاب کے ۴۰۰ نسخے بک ہو چکے ہیں۔ ۶۰۰ باقی ہیں

خاکسار

عبدالرحمٰن مبشر دفتر بشاراتِ رحمانیہ ریلوے روڈ۔ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حبّ جواہراتِ عنبری

طاقت کا ایک اور خزانہ

یہ گولیاں خصوصیت سے حرارتِ غریزی کو برانگیختہ کر کے تمام اعضاء رئیسہ و شریفہ یعنی دل و دماغ و جگر اور گردوں وغیرہ کو طاقت بخشتی ہیں۔ اِن گولیوں سے خون اپنے طبعی قوام پر لایا جا سکتا ہے۔ بحالتِ صحت ان گولیوں کے استعمال سے جسم میں چستی، قویٰ میں برانگیختگی، بھوک میں اضافہ اور دل و دماغ کو طاقت پہنچتی ہے۔

قیمت ۴۰ گولی تین روپے بارہ آنہ

لبوبِ کبیر

موسم سرما میں طبِ یونانی کا مایۂ نازِ تریاق

لبوبِ کبیر عام جسمانی و دماغی طاقت اور ضعف باہ کیلئے بے نظیر تحفہ ہے۔ خون بکثرت پیدا کرتا ہے، اور بدن کو فربہ و موٹا تازہ بناتا ہے۔ یہ لبوب اگر دماغی کام کرنے والوں کیلئے تقویت دماغ کی ایک لاثانی دوا ہے، تو شرمندگی اٹھانیوالے کمزور نوجوانوں کیلئے تحفہ شباب ہے۔ نیز ضعیف العمر بوڑھوں کی عصبی شکایت دور کرنے کیلئے یہ لبوب عصائے پیری ثابت ہو چکا ہے۔ ۱۰ تولہ کی شیشی ۳ روپیہ ۱۲/

حبِّ نسواں ۱

یہ دوا مستورات کی امراضِ مخصوصہ سیلان الرحم اور ایام ماہواری کی کثرت اور ان سے پیدا شدہ عوارضات دل کی دھڑکن کمر کا درد۔ سر چکرانا اور رحم کی کمزوری وغیرہ دور کرنے کے لئے نہایت ہی مفید چیز ثابت ہوئی ہے۔ قیمت ۳۰ خوراک ۱؎

حبِّ نسواں ۲

ایام ماہواری کی بےقاعدگی اور تکلیف کو دور کرنے، نیز ضعفِ دماغ، درد کمر، دل کی گھبراہٹ اور ہاتھ پاؤں کی جلن وغیرہ عوارضات کو چند دنوں میں دور کر دیتی ہے۔

قیمت ۳۰ خوراک ۱؎

رمی کو

جگر اور تلی کی تنہا ایک دوا ہے۔ کم خوراک اور کثیر المنافع چیز ہے، قبض دائمی، بھوک کی کمی، پیٹ پھولنا، آنتوں کی خشکی اور ان کا ورم۔ اِن سب بیماریوں کو دور کرتی ہے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ ۴/

شربتِ فولاد

اس شربت کے نام سے کون ہے جو واقف نہیں۔ جسم میں سیروں خون پیدا کرتا ہے۔ جسم کو فولاد کی طرح بناتا ہے، اور غذا کو جلد ہضم کرتا ہے۔

قیمت فی شیشی ۱؎

ملنے کا پتہ

مینیجر ویدک یونانی دواخانہ لمیٹڈ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۶۳۷۲ منکہ بڈھا ولد فاضل قوم راجپوت پیشہ آہن گری عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۲۰ء ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۱۱/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ بلکہ اب گذارہ صرف کام آہنگری پر ہے، جس کی ماہوار اوسط ۱۰/- ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اگر میری کوئی اور جائداد بوقت وفات ثابت ہو، تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان حقدار ہوگی۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الدُّعَآءِ ۔ العبد مستری بڈھا بقلم خود۔ دارالرحمت۔ گواہ شد۔ مستری عبدالحمید دارالفتوح۔ گواہ شد۔ محمد شریف موصی نمبر ۲۹۲۷ ٹیلیفون اپریٹر گورداسپور۔ گواہ شد اللہ بخش موصی محلہ دارالفتوح۔

نمبر ۶۳۱۱ منکہ نظیر بیگم زوجہ ڈاکٹر محمد طفیل صاحب قوم کھرل جٹ عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت اگست ۱۹۳۵ء ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۱۱/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد حسب ذیل ہے۔ ۱۔ حق مہر مبلغ ۱۰۰ روپیہ بذمہ خاوند۔ ۲۔ انگوٹھی طلائی ۳ ماشہ قیمتی ۱۰ روپے۔ ۳۔ نتھ طلائی یک تولہ ۴۰ روپے۔ ۴۔ پازیب نقرئی ۲۰ روپے۔ میں اس مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میری وفات کے وقت اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ۔ نظیر بیگم بقلم خود دارالبرکات شرقی۔ گواہ شد محمد طفیل بقلم خود خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ غلام دستگیر بقلم خود برادر حقیقی۔

نمبر ۶۳۱۵ منکہ احمد جان ولد جان محمد صاحب قوم بھنگو جٹ پیشہ درزی عمر ۲۲ پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱۱/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ (میرے والد ماجد بفضلہ تعالیٰ زندہ ہیں) میری اوسط ماہوار ۲۰ روپے ہے۔ میں تا دم مرگ اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ وصیت داخل خزانہ کرتا رہوں گا۔ (چونکہ مجھے کسی ماہ کم آمد ہوتی ہے، اور کسی ماہ زیادہ۔ اس لئے کمی بیشی کی صورت میں آمد کے مطابق حصہ وصیت ادا کر دوں گا) نیز میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں، کہ میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی جائداد ثابت ہو، تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ (دسویں حصہ) کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ العبد احمد جان ٹیلر بقلم خود۔ گواہ شد۔ جان محمد والد موصی۔ گواہ شد۔ محمد عبدالکریم ابن حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم مغفور۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۶۲۸۸ منکہ صادقہ فرحت خانم زوجہ اقبال احمد خان صاحب ایاز قوم گگے زئی افغان عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن کلانور اکبری ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{1}{44}$ ۲۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ مہر مبلغ ۵۰۰ سو روپیہ جو کہ میرے خاوند کے ذمہ ہے، کا دسواں حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میرے پاس زیور طلائی ۸ تولہ جس کی قیمت موجودہ لحاظ سے تقریباً ۴۰۰ روپیہ بنتی ہے، کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کُل کا $\frac{1}{10}$ حصہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اِس وقت میری اور کوئی جائداد نہیں۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو، تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر میں کوئی رقم اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں تو وہ مجرا ہوگی۔ الامۃ۔ صادقہ فرحت خانم زوجہ اقبال احمد خان کلانوری۔ مری روڈ راولپنڈی۔ گواہ شد۔ اقبال احمد خان ایاز خاوند موصیہ۔ گواہ شد افتخار احمد خان کلانوری۔

بقیہ وصیت **نمبر ۶۳۰۸**۔ (ب) رہن یا قبضہ جوت یا حق مقابضت قابل الانتقال بی بی خدیجۃ الکبریٰ زوجہ سید عماد الدین واقع موضع ادرین بالعوض زر قرضہ مبلغ ۳۳۰ روپے۔ (ج) رہن یا قبضہ جوت یا حق مقابضت قابل الانتقال شیخ عبد الرحمٰن عرف واقع موضع ادرین مذکو بعوض زر قرضہ مبلغ ۱۲۵ روپیہ۔ (د) زرِ دَین مہر بذمہ شوہر من مقرہ مولوی سید وزارت حسین ولد سید ہدایت حسین صاحب مرحوم ساکن موضع ادرین مذکور جملہ مبلغ ۳۰۰۰ روپیہ میں سے من مقرہ نے مبلغ ۱۳۴۵ روپے ۱۲/ بدفعات وصول کر لئے ہیں۔ اب صرف ۱۶۵۴ روپے ۴/ واجب الادا ہیں۔ (ھ) نقد موجود واسطے لگانے کسی کاروبار تجارت میں یا خریداری میں یا رہن یا قبضہ میں کسی جائداد غیر منقولہ کے مبلغ ۳۲۹۰ روپے ۳/ (و) پونچی طلائی و نقرئی ایک جفت جس میں سونا بعد منہائی ٹانکے کے $4\frac{1}{2}$ تولہ قیمت تخمیناً مبلغ ۲۳۴ روپے اور چاندی ۱۴ تولہ قیمت تخمیناً مبلغ ۵/ جملہ قیمتی مبلغ ۲۳۹ روپے۔ (ز) گلوبند طلائی وزن پونے ۵ تولہ قیمتی تخمیناً مبلغ ۲۱۳ روپے ۴/ بعد وضع ٹانکہ۔ (ح) ایرِنگ طلائی مینار کا را ایک جفت وزن ۵ تولہ بعد منہائی ٹانکہ قیمتی اندازاً مبلغ ۱۵ روپے ۱۰/ جملہ مالیت جائداد منقولہ و غیر منقولہ مبلغ ۵۹۲۷ روپے ۱۲/ (۲) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۳) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائے گی۔ الامۃ۔ صابرہ بیگم۔ گواہ شد۔ سید وزارت حسین خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ سید غلام مصطفےٰ احمدی ساکن موضع ادرین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ :۔ وصایا منظوری سے پہلے اس لئے شائع کیجاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع دے۔

نمبر ۶۰۵۶۔ منکہ فتح علی ولد بوٹے خاں قوم بھٹی پیشہ زمینداری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۰ء ساکن چک ۹۸ شمالی ڈاکخانہ سرگودہا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱۲/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت حسب ذیل جائداد ہے۔ (۱) دو مربع اراضی واقعہ چک نمبر ۹۸ شمالی تحصیل سرگودہا جس میں سے ایک مربعہ کی ملکیت کا روپیہ خزانہ سرکار داخل کر چکا ہوں گویا ایک مربعہ اراضی کا میں مالک ہوں اور دوسرے ایک مربعہ اراضی کا میں موروثی ہوں اور مالک سرکار ہے۔ ہر دو ملکیت و موروث کی قیمت موجودہ اندازہ قریباً ۱۲ ہزار روپیہ ہے۔ (۲) موضع ادرا تحصیل سیالکوٹ میں میری قریباً ۸ گھماؤں اراضی زرعی ہے جس میں سے قریباً ۱/۴ حصہ جھلار سے وسائل آبپاشی رکھتا ہے جو اگرچہ مستقل ذریعہ نہیں ہے باقی ۳/۴ حصہ بارانی ہے اور یہ ساری کی ساری اراضی بعوض مبلغ ۲ ہزار روپیہ رہن با قبضہ ہے۔ (۳) میں اس ساری جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات پر جسقدر جائداد میری ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۴) اپنی زندگی میں جسقدر روپیہ بمد وصیت داخل خزانہ انجمن کرا دوں گا وہ حصہ وصیت جائداد سے منہا کیجائے گی اور انجمن سے رسید اس امر کی حاصل کروں گا۔ العبد۔ نشان انگوٹھا۔ فتح علی۔ گواہ شد۔ غلام نبی امیر جماعت احمدیہ۔ گواہ شد۔ محمد یار عارف

نمبر ۶۲۳۹۔ منکہ زینب بیگم زوجہ محمد اسمٰعیل صاحب قوم راجپوت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱۲/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ مہر مبلغ ۵۰۰ روپیہ بذمہ خاوند ہے اس کے سوا نہ کوئی زیور ہے نہ کوئی اور چیز۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ آئندہ کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دیتی رہوں گی۔ میرے مرنے پر اگر کوئی جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ۔ زینب بیگم بقلم خود۔ گواہ شد محمد اسمٰعیل بقلم خود خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ سراج دین مؤذن

نمبر ۶۲۴۰۔ منکہ محمد اسمٰعیل ولد محمد اکبر صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۲/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد مبلغ ۱۵ روپیہ اوسطاً ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع دوں گا۔ نیز میرے مرنے پر کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ محمد اسمٰعیل بقلم خود۔ گواہ شد۔ سراج دین مؤذن۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھے"۔[۱] ایک اور شخص جی۔ ای۔ سی ڈوننگ لکھتا ہے۔ کہ " سپرچولزم میں ہر مذہب و ملت اور ہر ملک و نسل کا شخص داخل ہو سکتا ہے۔ اور ایک وقت تمام انسانوں کا یہی مذہب ہو گا"۔[۲] مسٹر فریڈ ڈبلیو نشال لکھتا ہے۔ " ہم میں سے بہت لوگ شدید مخالفت کا مقابلہ کرتے ہوئے پبلک کو بتا رہے تھے، کہ سپرچولزم ایک مذہب ہے اور ایک قانونِ زندگی ہے"۔[۳]

یہ اسٹرالوجسٹ اور سپرچولسٹ بڑی شدومد سے اپنی اپنی جگہ اپنے نبی ہونے کا ڈھول پیٹ رہے تھے، اور لوگوں میں ایک حد تک اپنا رسوخ جما چکے تھے، کہ موجودہ جنگ شروع ہو گئی۔ جس سے ان دونوں کی پیشگوئیوں کی حقیقت ظاہر ہو گئی۔ ان کی اس کثرت سے پیشگوئیاں غلط ثابت ہوئیں، کہ تمام عقلمندوں پر انکی بے بضاعتی نمایاں ہو گئی۔ تھوڑا عرصہ ہوا۔ پارلیمنٹ میں ایک ممبر نے وزیر اطلاعات سے سوال کیا۔ کہ کیا اس کے علم میں یہ بات لائی گئی ہے، کہ اسٹرالوجسٹ یہ پیشگوئی کر رہے ہیں کہ جرمنی اب ختم ہونے کو ہے؟ اور کیا وہ ایسی خبروں کی اشاعت کو اس غرض سے بند نہیں کرے گا کہ ایسی پیشگوئیوں کی وجہ سے سامان جنگ کی تیاری میں کسی قسم کی سستی نہ ہو؟ وزیر اطلاعات نے جواب دیا، کہ " ان نجومیوں کی بدقسمتی ہے، کہ انکی باتیں متواتر واقعات کے خلاف ہوتی ہیں۔ اور کوئی ذی ہوش انسان انکی پیشگوئیوں کو سنجیدگی کی نظر سے نہیں دیکھتا۔ اس لئے میں کوئی وجہ نہیں پاتا، کہ سنسر والوں کو اس کے متعلق تکلیف دی جائے"۔[۴]

اسٹرالوجسٹ کی پیشگوئیاں

بطور نمونہ میں ایک مشہور اسٹرالوجسٹ مسٹر لیو نرڈس بلیک کی چند پیشگوئیاں ذکر کرتا ہوں، جو اس نے اپنی کتاب "Hitler's Last Year of Power." (ہٹلر کی طاقت کا آخری سال) میں ۱۹۳۹ء اور ۱۹۴۰ء کے متعلق کی تھیں۔ پیشگوئیاں درج کرنے سے پہلے وہ صفحہ ۶ و ۷ میں لکھتا ہے۔ کہ " نبی کے لئے ماضی اور حال اور استقبال میں کوئی امتیاز نہیں۔ اس کے لئے تمام زمانے دائمی طور پر زمانہ حال

---

[۱] دی ٹو ورلڈز ۶ر اگست ۱۹۳۰ء۔ [۲] " ۳ر اگست ۱۹۳۵ء۔ [۳] " ۶ر اکتوبر ۱۹۳۹ء
[۴] ایوننگ سٹینڈرڈ ۳ر جون ۱۹۴۲ء فائنل ایڈیشن۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گواہ شد حکیم عطا محمد متصل مسجد اقصٰی ۔ **نمبر ۶۲۸۸** ۔ منکہ صادقہ فرحت خانم زوجہ اقبال احمد خان ایاز قوم ککے زئی افغان عمر ۱۷ سال پیدائشی احمدی ساکن کلانور اکبری ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶-۱۲-۳۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری جائداد حسب ذیل ہے ۔ مہر مبلغ ۵۰۰ روپیہ جو کہ خاوند کے ذمہ ہے ۔ کا دسواں حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ۔ علاوہ ازیں میرے پاس زیور طلائی ۸ تولہ کے ہیں ۔ کل قیمت موجودہ لحاظ سے تقریباً ۴۰۰ روپیہ بنتی ہے ۔ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کل کا ۱/۱۰ حصہ وصیت کرتی ہوں ۔ اس کے علاوہ اسوقت میری اور کوئی جائداد نہیں ۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ اگر میں کوئی رقم اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں تو وہ مجرا ہوگی ۔ الامۃ ۔ صادقہ فرحت خانم بقلم خود ۔ گواہ شد ۔ اقبال احمد خان ایاز خاوند موصیہ ۔ گواہ شد ۔ افتخار احمد خان اعجاز ۔

نمبر ۶۲۸۹ ۔ منکہ غلام حسین ولد علم دین صاحب قوم راجپوت پیشہ معماری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱-۱۲-۳۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ اسوقت میری کوئی جائداد نہیں بلکہ ماہوار آمد پر گذارہ ہے جو کہ تقریباً اوسطاً ۱۰ روپیہ ۸ر ماہوار ہے ۔ میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں ۔ اگر اس کے علاوہ اور بھی میری کوئی آمد ہوئی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ آمد کی وصیت پر صدر انجمن احمدیہ قادیان حقدار ہوگی ۔ اگر اس کے بعد میرے مرنے سے پیشتر یا مرتے وقت کوئی جائداد میسر ہو جائے تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی ۔ العبد ۔ غلام حسین مستری معمار بقلم خود ۔ گواہ شد ۔ محمد شریف بقلم خود موصی نمبر ۲۹۲۷ ۔ گواہ شد عبد الحمید بقلم خود ۔ گواہ شد ۔ اللہ بخش موصی دار الفتوح ۔

نمبر ۶۲۹۰ ۔ منکہ محمد دین ولد باغ دین صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال ساکن فیض اللہ چک ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱-۱۲-۳۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میرا والد موروثی ہے اور جبتک وہ زندہ ہے میرا اسکی موروثیت پر کوئی دخل نہیں ہے ۔ میری تنخواہ صرف ۱۸ روپے ہے جس میں سے میں تنخواہ کا دسواں حصہ ماہ بماہ ارسال خدمت کرتا رہوں گا ۔ اور اگر میری کوئی جائداد میں ترقی ہوئی یا اراضی مل گئی تو اس سے صدر انجمن احمدیہ قادیان کو اطلاع دوں گا اور اس سے بھی دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرتا رہوں گا ۔ ان دنوں میں میری ملازمت فوج میں ہے اور ملتان چھاؤنی میں تعیناتی ہے اگر کہیں تبادلہ ہو گیا تو اس سے صدر انجمن احمدیہ کو اطلاع دیتا رہوں گا ۔ اس لئے گذارش ہے کہ میری وصیت منظور فرمائی جائے ۔ مبلغ ۲ روپے اس وقت برائے اعلان وصیت ادا کرتا ہوں ۔ بکر رآنکہ میرے مرنے پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان ہوگی۔ العبد۔ محمد دین بقلم خود۔ گواہ شد۔ برکت علی بقلم خود۔ گواہ شد عظیم اللہ سکرٹری انجمن احمدیہ فیض اللہ چک۔

نمبر ۶۲۹۲ ۔ منکہ گلزار بیگم زوجہ محمد ابراہیم صاحب قوم شیخ عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ ۴/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ ۱۔ زیور طلائی کانٹے وزنی ایک تولہ۔ ۲۔ کلپ طلائی ایکتولہ۔ ۳۔ نقد مبلغ ۷ روپے۔ ۴۔ حق مہر مبلغ ۶۰۰ روپے۔ جو میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں۔ میں مذکورہ بالا جائداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میری کوئی اور جائداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہو تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ۔ گلزار بیگم بقلم خود۔ گواہ شد۔ محمد ابراہیم قادیان خاوند موصیہ مدرس مدرسہ احمدیہ۔ گواہ شد عبد الرحمٰن بی۔اے۔

نمبر ۶۲۹۴ ۔ منکہ احمدی بیگم زوجہ فضل کریم صاحب قوم راجپوت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ ۴/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا حق مہر مبلغ ۲۰۰ روپے۔ جو کہ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اس کے علاوہ میرا زیور کانٹے طلائی کلپ طلائی قیمت اندازاً مبلغ ۱۲۵ روپے ہے۔ میرا زیور بھی خاوند کے پاس ہے۔ اس طرح سے کل ۳۲۵ روپے۔ جن کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز اس کے علاوہ اگر کوئی میری جائداد بوقت وفات ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان حقدار ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں اپنی جائداد میں سے کچھ رقم ادا کر دوں تو وہ حصہ وصیت کردہ سے منہا بھی جائے گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں تحریر کردہ حصہ وصیت ادا نہ کر سکوں تو میرا والد مستری عبد الحمید محلہ دار الفتوح قادیان ادا کرنے کا ضامن ہوگا۔ جن کی ضامنی کی تحریر نیچے درج کیجاتی ہے۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ الامۃ۔ احمدی بیگم بقلم خود۔ گواہ شد اللہ بخش۔ گواہ شد۔ عبد الحمید ضامن موصی نمبر ۲۹۲۷ گواہ شد۔ محمد شریف موصی نمبر ۲۹۳۷۔

نمبر ۶۲۹۵ ۔ منکہ مغلانی بیوہ مولوی فتح علی صاحب قوم قریشی عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۰۳ء ساکن دوالمیال ضلع جہلم بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ ۴/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت صرف یکصد روپیہ مہر کے سوا اور کچھ نہیں۔ جو مجھے خاوند متوفی مرحوم کیطرف سے وصول ہو چکا ہے۔ اور میرے پاس زیور وغیرہ کچھ نہیں۔ میں اپنے مہر مبلغ ۱۰۰ روپے میں سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ ۹ روپے تو بھیجے جا چکے ہیں اور مبلغ ۱ روپے ابھی بھیجے جا رہے ہیں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ۔ نشان انگوٹھا مغلانی۔ گواہ شد قاضی عبد الرحمٰن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیکرٹری مال دوالمیال۔ گواہ شد۔ عبدالرحمٰن دوالمیال۔ **نمبر ۶۲۵۳** منکہ میجر ملک محمد حسین خان ولد ملک خیر دین خان صاحب قوم اعوان پیشہ زمینداری عمر ۵۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن دھونکل ڈاکخانہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۹/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موروثی زمین مشترکہ کھاتہ میں موضع دھونکل میں ہے جو ابھی تقسیم نہیں ہوئی جس کا صحیح پتہ مجھ کو اس وقت نہیں ہے کہ کتنی میری حصہ کی ہے۔ یہ زمین چاہی ہے۔ ۲۔ میری مالکی زمین بھی مشترکہ کھاتہ میں موضع محموزا ضلع گجرات میں ہے جس کا مجھ کو صحیح پتہ نہیں کہ کتنی ہے یہ زمین بارانی ہے۔ ۳۔ میری قسطوں پر زمین چار مربعہ ہے جس کی قسطیں میں ادا کر رہا ہوں اور مجھ کو ایک مربعہ زمین نمبرداری کے لئے چک ۱۲۲/۱۰R سب تحصیل فقیروالی ریاست بہاولپور میں ملی ہوئی ہے اس کی قسطیں جب تک ادا نہ ہوں اس زمین پر حق ملکیت نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس زمین سے و نمبرداری کے مربعہ سے جو مجھ کو آمدنی ہوگی۔ و نیز جو آمدنی مندرجہ بالا نمبر ۱ و ۲ مجھ کو جو آمدنی پنشن یا ملازمت یا کسی اور ذریعہ سے یعنی میں کوئی بیوپار وغیرہ کروں جو بھی آمدنی ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ جب زمین کی تقسیم میں کراؤں گا تو جو زمین میرے حصہ کی آئے گی اس کی قیمت ڈلوا کر اس کی قیمت کا ۱/۱۰ حصہ میں داخل خزانہ صدر کر دوں گا۔ اگر میں اس کی قیمت کا ۱/۱۰ حصہ اپنی آمدنی میں سے نہ ادا کر سکوں تو میرے ورثاء سے میرے حصہ کی زمین کا ۱/۱۰ حصہ کی قیمت وصول کر لیجائے۔ میرا سکنی مکان جو موضع دھونکل میں ہے جو میں نے خود بنوایا ہے اس کو میں اپنی بیوی کو حق مہر میں دیتا ہوں۔ میرے فوت ہونے پر میری تمام جائداد کو بعد ادا کرنے ۱/۱۰ حصہ اگر میں اپنی زندگی میں نہ ادا کر سکوں تو وصول کر کے شرع محمدی کے مطابق تقسیم کیا جائے۔ میری اس وقت ایک بیوی ہے اور دو لڑکیاں اس بیوی سے ہیں۔ یہ جائداد میرے فوت ہونے پر انہیں تقسیم ہو۔ میری پہلی بیوی سے ایک لڑکی کنیز فاطمہ ہے میں اس کی شادی کر چکا ہوں۔ اور جو کچھ میں نے اس کو جائداد سے دینا تھا دے چکا ہوں۔ میں نے اس کے خاوند کو دو مربعہ زمین آبادکاری سلسلہ میں سے دی ہوئی ہے۔ ابھی اسکو میری جائداد سے کچھ نہ دیا جائے۔ میری بیوی کا نام عطاء بیگم بنت ملک نذر حسین صاحب سفید پوش مہارا جکے ہے اور میری اس سے جو لڑکیاں ہیں ان کا نام خدیجہ بیگم و بلقیس بیگم ہے۔ اگر میری وصیت کرنے کے بعد میری اور کوئی اولاد پیدا ہو تو وہ بھی میری جائداد سے شرع محمدی کے مطابق حقدار میری جائداد کی ہوگی۔ میں ۱/۱۰ حصہ اپنی آمدنی کا یکم جنوری ۱۹۴۲ء سے ادا کر رہا ہوں۔ العبد۔ میجر ملک محمد حسین دہلی۔ گواہ شد عبدالرحمٰن خان مولوی فاضل دہلی۔ گواہ شد۔ محمد عثمان دہلی۔

نمبر ۶۲۹۶ منکہ نذیر احمد ولد چوہدری اللہ رکھا صاحب قوم نگاوڑی راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت اپریل ۱۹۳۲ء ساکن چوہدری والا چک نمبر ۱۰۸ رکھ۔ ڈاکخانہ چک نمبر ۱۰۶ رکھ ضلع لائلپور حال ملتان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱/۴۲ حسب ذیل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیت کرتا ہوں ۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ۔اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ ۵۰ روپے ہے ۔ میں تا زیست یہ ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا ۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ فقط المرقوم ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۶۱ھ ۔ گواہ شد ۔ شیخ فضل الرحمن اختر ۔ العبد ۔ نذیر احمد احمدی ۔ گواہ شد ۔ غلام حسن خاں احمدی سیکرٹری وصایا ملتان ۔

نمبر ۶۲۹۷ ۔ منکہ حافظ عبدالغفور جالندہری ولد منشی امام دین صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ واقف زندگی عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۱۲/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ اسوقت میری جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں ۔ جائداد منقولہ حسب ذیل ہے ۔ ۱ ۔ ٹائپ رائٹر قیمتی اندازاً ۱۵۰ روپے ۔ ۲ ۔ کپ نقرئی قیمتاً اندازاً ۴۰ روپے ۔ کل مجموعہ جائداد منقولہ مبلغ ۱۹۰ روپے ہے ۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں ۔ میں انشاء اللہ اس حصہ کی رقم اپنی زندگی میں ہی داخل کردوں گا ۔ لیکن اگر ادا نہ کرسکوں تو میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو حق ہوگا کہ میری جائداد سے یہ رقم وصول کرلے ۔ میرے ورثاء کو کسی قسم کے اعتراض کا حق نہ ہوگا ۔ علاوہ ازیں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ اس کے علاوہ اگر میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ میری وفات کے وقت ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں ۔ میرا گذارہ اس الاؤنس پر ہے جو مجھے بوجہ واقف تحریک جدید ہونے کے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے گذارہ کے لئے ملتا ہے جس میں میرا حصہ ۲۰ روپے ہوتا ہے ۔ میں اس رقم کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت کرتا ہوں ۔ انشاء اللہ تا زندگی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوں ۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۔ العبد ۔ حافظ عبدالغفور جالندہری دار المجاہدین سابق مبلغ جاپان ۔ گواہ شد ۔ ابو العطاء جالندہری ۔ گواہ شد ۔ عنایت اللہ جالندہری دار العلوم قادیان ۔

نمبر ۶۲۹۸ ۔ منکہ حافظ عبدالواحد ولد مستری عبدالحکیم صاحب قوم بٹ پیشہ تجارت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالفضل ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۱۲/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ چونکہ بفضلہ تعالیٰ میرے والد صاحب حیات ہیں اس لئے مجھے ورثہ کے طور پر کوئی جائداد نہیں ملی ۔ اور اسوقت میرا گذارہ تجارت پر ہے ۔ جو دوکان کی صورت میں موجود ہے اس صورت میں مجھے اوسطاً ۲۰ روپے ماہوار کی آمد ہے ۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں ۔ اور اس بات کی بھی وصیت کرتا ہوں کہ اگر میری وفات پر کوئی اور جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن قادیان ہوگی ۔ چونکہ میری آمد غیر معین ہے اس لئے کمی بیشی کی اطلاع صیغہ متعلقہ کو دیتا رہوں گا ۔ العبد ۔ حافظ عبدالواحد دوکاندار دارالفضل قادیان ۔ گواہ شد ۔ عبدالرحمن بقلم خود مسجد احمدیہ لائلپور ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گواہ شد۔ عبدالرحمٰن بی ۔اے سیکنڈ ماسٹر چک نمبر ۲۲۶ رکھ برانچ ضلع لائلپور۔ **نمبر ۶۲۹۹** منکہ عبدالقادر اعوان ولد حافظ محمد ایوب صاحب قوم قریشی اعوان پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ ۵/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ۔میرا گذارہ موجودہ حالات میں صرف ماہوار آمد پر ہے جو قریباً ۲۰ روپے ماہوار ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں کہ تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا ۔ اور آمد کی کمی بیشی کی اطلاع دفتر کو دیتا رہوں گا ۔ نیز میری وفات پر جو میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ اس کے علاوہ جو جائداد میں اپنی زندگی میں پیدا کروں اس کی بھی اطلاع دفتر مذکور کو دیتا رہوں گا ۔ العبد۔ عبدالقادر اعوان بقلم خود ۔ گواہ شد۔ فضل کریم بی ۔اے گواہ شد غلام محمد اختر جونیئر اسسٹنٹ پرسنل ڈپٹی جنرل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور ۔ **نمبر ۶۳۰۰** منکہ غلام حسین ولد چوہدری عزیز دین صاحب قوم جٹ پیشہ کاشتکاری عمر ۵۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۳ء ساکن دیگوال ڈاکخانہ بھلر ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ ۵/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ ۱۔ میری جدی جائداد ۶ بیگھہ زمین میرے موضع مذکورہ میں ہے جس کی قیمت اسوقت اندازاً ۱۸۰۰ روپے ۔ ۲۔ موضع بھلر میں مبلغ ۱۰۲۳ روپے ۸ / اور موضع شاہ پور میں مبلغ ۷۵۷ روپے ۸ / اور موضع دیگوال میں مبلغ ۱۰۰ روپے کی زمین رہن لی ہوئی ہے ۔ ۳۔ رہائشی مکان کی قیمت اندازاً ۳۰۰ روپے ہے۔ کل میزان مبلغ ۳۹۸۱ روپے بنتے ہیں ۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں ۔ اس کے علاوہ اگر میری وفات پر میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن مذکور ہوگی ۔ جو رقم میں اپنی زندگی میں ادا کر دوں گا وہ حصہ وصیت میں سے منہا کر دی جائے گی ۔ العبد۔ نشان انگوٹھا غلام حسین موصی۔ گواہ شد علی محمد سکرٹری مال انجمن احمدیہ دیگوال ۔ گواہ شد۔ جمال دین پسر موصی ۔ **نمبر ۶۳۰۱** منکہ محمود حسن بنی اسرائیل ولد غلام محمد صاحب مرحوم قوم شیخ بنی اسرائیل پیشہ ملازمت عمر تخمیناً ۳۹ سال تاریخ بیعت اندازاً ۱۹۲۹ء ساکن امرتسر حال قادیان مبارک ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ ۵/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری اس وقت غیر منقولہ جائداد حسب ذیل ہے ۔ ایک مکان پختہ مالیتی تقریباً ۵۰۰۰ روپے جو کہ واقع امرتسر کٹڑہ رام گڑھیاں بازار عبداللہ خان کوچہ بولا میں ہے جس میں میری والدہ صاحبہ اور دو ہمشیرگان بھی حقدار ہیں ۔ میں اپنے حصہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں ۔ میرا گذارہ اسوقت میری ماہوار آمد پر ہے جو کہ مبلغ ۶۵ روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہوار اوسطاً ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں اپنی جائداد کا کوئی حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دے دوں تو وہ میری وصیت میں شمار کیا جائے اور باقی حصہ وصیت میری وفات کے بعد میری جائداد میں سے وصول کیا جائے۔ میری وفات پر اگر کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ محمود حسن بی اسرائیل ڈیمانسٹریٹر ری شاپ نمبر ۱۵ ٹکٹ نمبر ۲۱۹ ۷ لوکو ورکشاپ مغلپورہ لاہور۔ گواہ شد۔ مفضل کریم خان محمد نگر لاہور۔ گواہ شد۔ غلام محمد اختر جونیئر اسسٹنٹ پرسنل ٹو جنرل مینیجر ریلوے لاہور۔

نمبر ۶۳۰۳ منکہ کریم بی بی بیوہ حاجی نواب خاں قوم راجپوت عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۴۲/۵/۲۶ ساکن پھگلانہ ڈاک خانہ خاص ضلع ہوشیارپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۲/۱۲/۲۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری جائداد غیر منقولہ اراضی ۲ گھماؤں ہے قیمتی ۶۰۰ روپیہ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ موجودہ صورت میں میری کوئی جائداد نہیں۔ اگر کوئی جائداد میرے مرنے کے وقت منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل درآمد ہوگا۔ الامۃ۔ نشان انگوٹھا۔ کریم بی بی۔ گواہ شد۔ بوٹے خان نمبردار میٹھیانہ گواہ شد۔ عبد العزیز مولوی فاضل۔ ٹیچر ڈی۔ بی ہائی سکول بنگہ ضلع جالندھر۔

نمبر ۶۳۰۴ منکہ ماسٹر خدا بخش پنشنر ولد جمعدار پیر بخش صاحب قریشی قوم شیخ پیشہ پنشنر عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء ساکن کانپور محلہ افتخار آباد ڈاک خانہ کانپور یو۔ پی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۲/۱۲/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری منقولہ یا غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں ہے۔ میری اس وقت آمد ۱۵ روپے ماہوار پنشن ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری اس وقت کوئی آمد یا جائداد نہیں۔ اگر میری زندگی میں یا مرنے کے بعد کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں نے اپنی زندگی میں کچھ حصہ وصیت کا ادا کر دیا ہوگا تو وہ اس میں سے منہا سمجھا جائے گا۔ اگر آئندہ میری کوئی آمدنی ہوئی تو اس کی میں اطلاع دیتا رہوں گا اور یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ العبد ماسٹر خدا بخش احمدی پنشنر حال وارد قادیان۔ گواہ شد۔ ڈاکٹر بشیر احمد شاہ احمدی موصی کانپوری حال قادیان۔ گواہ شد۔ مشتاق احمد احمدی موصی قادیان۔

نمبر ۶۳۰۵ منکہ حمیدہ بیگم زوجہ مولوی عبد السمیع صاحب قوم شیخ عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۶ء ساکن امروہہ حال قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۲/۹/۲۷ حسب ذیل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائداد مشترکہ ملکیت جو ایک مکان پختہ اور کچے مکان پر مشتمل ہے جس کی اندازاً قیمت مبلغ ۱۰۰۰ روپے ہے اس کے ۱/۸ حصہ کی جس کے ۱۲۵ روپے بطور وراثت کے میرے حصہ میں آتے ہیں اور میرے خاوند کے ذمہ میرے مہر کے ۱۰۰ روپے اور میرا زیور پازیب نقرئی ۱۳ تولہ قیمتی ۲۰ روپے۔ بازو بند نقرئی ۶ تولہ ۱۰ روپیہ۔ ہار نقرئی ۵ تولہ قیمت ۵ روپے جس کی اندازاً قیمت ۳۲ روپے ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اور اگر میں اپنی زندگی میں کچھ رقم اپنی جائداد سے ادا کر دوں تو وہ حصہ وصیت کردہ سے منہا سمجھی جائے گی۔

الامۃ۔ حمیدہ بیگم۔ گواہ شد عبدالسمیع امروہہ خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ لطیف احمد بقلم خود۔

نمبر ۶۲۳۰۶۔ منکہ سید محمد نواز احمد ولد سید محمد حسین شاہ صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۱½ سال پیدائشی احمدی ساکن نکودر ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۱/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائداد نہیں۔ اسوقت میری ماہوار آمد مبلغ ۶۷ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد سید محمد نواز احمد دہلی۔ گواہ شد شیخ غلام حسین ۳۹ پرر روڈ نئی دہلی۔ گواہ شد۔ عبدالحق رامہ سیکرٹری انصاراللہ دہلی۔

نمبر ۶۲۳۰۷۔ منکہ مصلح الدین سعدی ولد ماسٹر قادر بخش صاحب مرحوم قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کوئی نہیں۔ اس وقت میری تنخواہ ۱۵۰ روپے ماہوار ہے اور میں وصیت کرتا ہوں کہ میں تازندگی ۱/۱۰ حصہ اپنی آمد کا انشاء اللہ دیتا رہوں گا۔ اور میرے مرنے کے بعد جو میری جائداد ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد مصلح الدین سعدی کلکتہ۔ گواہ شد۔ میرزا ظفر احمد صاحب سٹرینڈ سٹریٹ ۱۶ کلکتہ۔

گواہ شد۔ محمد عبداللہ بہار کلکتہ۔ **نمبر ۶۲۳۰۸۔** منکہ صابرہ بیگم زوجہ سید وزارت حسین صاحب قوم سادات پیشہ زمینداری عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن موضع اورین ڈاکخانہ گجراہ ضلع مونگیر صوبہ بہار۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ ۱۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱۔ جوت بحق مقایعت قابل الانتقال واقع موضع اورین پرگنہ سورج گڑھ ضلع مونگیر جوت سابق گوکھلا سنگھ متوفی خریدگی من مقر بذا من مبلغ ۶۰ روپے (باقی صفحہ ۱۰ پر ملاحظہ ہو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی حیثیت رکھتے ہیں" - اور دیباچہ میں پیشگوئیوں کا خلاصہ مضمون ان الفاظ میں دیتا ہے "کہ اس کتاب کی اشاعت سے ایک ماہ پہلے لوگ یہ خیال کرتے ہوں گے کہ عالمگیر جنگ قطعی اور یقینی ہے لیکن پھر سے یقین کرلو There will be no war کہ کوئی جنگ نہ ہوگی"۔ اور صفحہ ۸۸ میں لکھتا ہے "یورپین جنگ جس کا ہٹلر کے طالع نامہ میں مریخ ستارہ کے دکھائی دینے سے پتہ لگتا ہے۔ رونما نہ ہوگی" اور صفحہ ۱۱۸ میں کہتا ہے "میں کئی سالوں سے یہ پیشگوئی کررہا ہوں کہ ۱۹۳۹ء میں Third Reich یعنی موجودہ جرمنی حکومت کا خاتمہ ہو جائے گا" اور صفحہ ۱۷۵ میں لکھتا ہے۔ کہ "جولائی - اکتوبر ۱۹۴۰ء کے درمیانی عرصہ میں جرمنی میں ایک زبردست انقلاب ہوگا۔ اور موجودہ حکومت کا آخری نشان بھی غائب ہو جائیگا" اور صفحہ ۱۷۳ میں وہ یہ پیشگوئی کرتا ہے کہ "جرمنی میں ایک شورش برپا ہوگی - اور جون - اگست ۱۹۴۰ء کے درمیان انکے لیڈر ہٹلر کی موت واقع ہوگی" اور صفحہ ۱۲۷ میں لکھتا ہے۔ کہ "موسولینی کا روحانی افق بلند ترین ہے، اور اندرونی طاقت بھی بڑی ہے" اور صفحہ ۱۷۰ میں لکھتا ہے۔ کہ "جمہوریت فرانس کے طالع نامہ سے یہ ظاہر ہے۔ کہ فرانسیسیوں کو جنگ سے خوف کھانے کی کوئی وجہ نہیں۔ اور جو ملک فرانس کو جنگ میں دھکیلنے کی کوشش کررہا ہے، قسمت اسکی یاوری نہ کرے گی ۱۹۴۰ء میں فرانس کے موافق اور مفید مطلب واقعات کا ایک سلسلہ رونما ہوگا" اور صفحہ ۱۸۰ پر موسیو ڈلاڈیر کی خوش قسمتی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ "اس کا بلند اٹھتا ہوا سورج ۱۹۴۰ء میں چاند کے ساتھ ملتا ہے جس سے ظاہر ہے، کہ موسیو ڈلاڈیر ابھی تک اپنے عروج کی اعلیٰ حالت کو نہیں پہنچے - ان کے لئے ابھی اور ترقی کرنا مقدر ہے۔" اور صفحہ ۱۸۲ میں لکھتا ہے کہ "مشرق اقصیٰ کو یورپ کی جنگ میں کھینچنے کی پالیسی جو ہٹلر نے اختیار کی ہوئی ہے، اس میں اسے ناکامی ہوگی۔ انگلستان کو جاپان سے خوف کھانے کی کوئی وجہ نہیں، کیونکہ چین اور جاپان کے درمیان صلح کا معاہدہ ہو جائے گا، اور جاپان کی موجودہ جنگ نما پالیسی کی ناکامی ظاہر ہو جائیگی۔"

پھر ایک اور مشہور اسٹرالوجسٹ مسٹر - ایوارڈ میچل - ایف - ایف - بی - اے اپنی کتاب Foretold by the Stars. (ستاروں کے ذریعہ پیشگوئیاں) کے صفحہ ۶۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لکھتا ہے کہ " پولینڈ اب سوویٹ کے رنگ میں رنگین ہو جائے گا۔ اور میرے اسٹرالوجی کے علم کے مطابق جو حصہ پولینڈ کا اس نے اپنے قبضہ میں کر لیا ہے، وہ کبھی نہیں چھوڑے گا۔ اور یہ ہمیں بھی تسلیم کر لینا چاہیئے کیونکہ یہ نہایت درجہ کی بیوقوفی ہوگی، اگر ہم خیال کریں کہ دنیا کی کوئی مادی طاقت روس کو اب پولینڈ سے باہر نکال سکے گی"۔ پھر صفحہ ۷۳ میں لکھتا ہے۔ کہ " صلح کے سوال کے متعلق جو کچھ میں مطالعہ سے معلوم کر سکا ہوں، وہ یہ ہے، کہ مارچ یا جون یا دسمبر سنہ ۱۹۴۲ء میں صلح ہو جائے گی۔ اور جرمنی میں موجودہ سسٹم کا یقینی طور پر خاتمہ ہو جائے گا۔ کیونکہ ہٹلر کے نقشہ میں زحل کا دسویں محل میں ظاہر ہونا ہٹلر کے سقوط پر دلالت کرتا ہے۔ اور جب اس سقوط کا وقت آئے گا۔ تو اس وقت ایک شخص کو جواب نامعلوم ہے اور اُس گھڑی کے انتظار میں ہے، زمانہ ظاہر کر دے گا۔ مجھے یقین ہے، کہ یہ سنہ ۱۹۴۲ء میں واقع ہوگا"۔ پھر صفحہ ۷۷ میں لکھتا ہے۔ کہ " فروری اور اگست سنہ ۱۹۴۲ء میں اچانک صلح ہو جانے کی علامات پائی جاتی ہیں۔ میں ستاروں کی حرکات کی بناء پر اگست کا تیسرا ہفتہ اس غرض کے لئے مقرر کرتا ہوں"۔ اور صفحہ ۷۹ میں لکھا ہے کہ " اگست سنہ ۱۹۴۲ء میں صلح کا معاہدہ ہونے سے پیشتر ہٹلر سٹیج سے علیحدہ ہو جائے گا۔ اور جو ڈرامہ اس نے ستمبر سنہ ۱۹۳۹ء میں شروع کیا تھا اسے دوسرے پورا کریں گے۔ ملٹری شکست کسی کو نہ ہوگی۔ نہ جرمنی کو نہ اتحادیوں کو۔ اور صلح یا امن اگست یا ستمبر سنہ ۱۹۴۲ء میں ہو جائے گا"۔

ہر وہ شخص جسے جنگ کے حالات سے تھوڑی سی بھی واقفیت ہے معلوم کر سکتا ہے کہ یہ پیشگوئیاں بُری طرح غلط نکلیں۔ اور واقعات نے ان پر اقف ہونے کا دعویٰ کرنے والوں کو جھوٹا ثابت کر دیا۔

سپرچولسٹ کی پیشگوئیاں

موجودہ جنگ نے سپرچولسٹوں کی پیشگوئیوں کی حقیقت بھی طشت از بام کر دی۔ اور انکی پیشگوئیاں نجومیوں کی پیشگوئیوں سے زیادہ درست ثابت نہ ہوئیں۔ وہ جنگ کے اعلان ہونے کے دن تک تحدیانہ طور پر یہ پیشگوئیاں شائع کرتے رہے، کہ جنگ نہیں ہوگی۔ اخبار "دی ٹو ورلڈز" کے ایڈیٹر نے ۱۸ اگست سنہ ۱۹۳۹ء کے پرچہ میں اس تمہید کے ساتھ تین پیغامات شائع کئے، کہ سپرچولسٹوں کو اس امر کا یقین ہے، کہ عالمگیر جنگ نہ ہوگی۔ اور یہ بات ہمارے پلیٹ فارم سے گذشتہ بارہ مہینوں میں متواتر بیسیوں میڈیمز نے کہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ لیکن حالات[1] نظر کرتے ہوئے جیسا کہ لندنی نامہ نگار لکھتا ہے، زیادہ یقین دلانے کے لئے کہ جنگ نہ ہوگی، ان تین پیغامات کو درج کرتا ہوں جو ہمارے پلیٹ فارم سے گذشتہ ماہ میں دیئے گئے۔

پہلا پیغام۔ ایک سپرچولسٹ نے کہا کہ میں نے ایک بلند پہاڑی دیکھی، جس کے درمیان میں ایک وسیع میدان تھا۔ جسے میں نے محسوس کیا، کہ وہ تمام دنیا کی زمین کا قائم مقام ہے۔ وہ میدان فوجی دستوں سے بھرا ہوا تھا۔ سب کے سب مسلح اور جنگ کیلئے تیار تھے، وہ جلدی کو پہاڑی پر چڑھے اور چوٹی پر پہنچکر ٹھیر گئے۔ جب میں نے ان کے ٹھیرنے کی وجہ دریافت کرنی چاہی، تو میں نے ایک گدھے پر یسوع مسیح کی نورانی شکل سوار دیکھی، جو سفید لباس میں ملبوس تھی۔ اس کے دونوں طرف میں نے سفید لباس پہنے اور شکلیں بھی دیکھیں، جن کے ہاتھوں میں کھجور کے پتے تھے، اور ان کے پیچھے روحوں کے گروہ کھجوریں اٹھائے کھڑے تھے اور امن وسلامتی کی خوشیاں منا رہے تھے۔ اس کشف کی **تعبیر** یہ ہے کہ عالمگیر جنگ نہ ہوگی اور صلح یقینی ہے۔

دُوسرا پیغام۔ ایک اور سرچولسٹ کہتا ہے۔ کہ میں نے اپنے آپکو ایک بڑے ہال میں دیکھا، جس کے وسط میں ایک لمبی میز پڑی تھی، جس کے گرد سب قوموں کے نمائندے بیٹھے ہوئے تھے، میں نے دیکھا، کہ ہمارا پرائم منسٹر مسٹر نیول چیمبرلین کرسی پر بیٹھا ہے، اور اس کے سر پر سونے کی ایک بڑی صلیب رکھی ہوئی ہے، اور اس کے سامنے میز پر ایک دستاویز پڑی ہے، اور قوموں کے نمائندے ایک ایک کرکے سامنے آکر اس پر دستخط کر رہے ہیں۔ تب پرائم منسٹر غائب ہو جاتا ہے، اور اس کی جگہ یسوع کی نورانی شکل دکھائی دیتی ہے، جس کے سر پر سونے کا تاج ہے، اور اس کے دونوں طرف بدھ اور کنفوشیس کی شکلیں نمودار ہو جاتی ہیں، جو مشرق کی نمائندگی کرتے ہیں پھر یسوع اور اس کے پیچھے پیچھے بدھ اور کنفوشیس مختلف قوموں کے نمائندوں کے درمیان چلتے ہیں۔ تب ہال کی اونچی جانب سے انجیلی راگ گانے والوں کی ایک پارٹی ظاہر ہوتی ہے، جو خوشی کا گیت گا رہی ہے۔ **تعبیر**۔ امنِ عالم کے

---

[1] میڈیم سے مراد وہ مرد یا عورت ہے، جس کی معرفت روحیں باتیں کرتی ہیں۔ یعنی وہ روح اور سائل کے درمیان یا جس کے متعلق روح بات کرتی ہے، ایک واسطہ ہوتا ہے۔ شمس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیکٹ پر محبت و آشتی کے ساتھ دستخط ہو گئے۔

تیسرا پیغام۔ میڈیم نے اپنے آپکو ایک قصبہ میں دیکھا، جہاں کہ وہ سپر چولسٹ گرجا کے کاموں میں حصہ لینے کے لئے اکثر جاتی رہتی تھی۔ وہ رئیس البلدیہ سے ملنے کے لئے گئی، اور اس نے اسے ایک میز پر بیٹھے پایا۔ اس کے سامنے ایک دستاویز پڑی تھی۔ تب میڈیم نے اس سے کہا۔ لو! آپ تو یہ کہتے تھے، کہ جنگ ہوگی۔ اور میں نے آپ سے کہا تھا کہ جنگ نہیں ہوگی۔ رئیس البلدیہ نے جواب دیا کہ تمہاری بات درست تھی۔ پھر دونوں بڑے بازار میں گئے، جو لوگوں سے پُر تھا۔ اور وہ خوشیاں منا رہے تھے۔ **تعبیر** کہ صلح کا معاہدہ ہوگیا، جسے وہ منا رہے تھے۔

یہ تین پیغام جو لوگوں کو اس امر کا یقین دلانے کے لئے شائع کئے گئے، کہ جنگ نہیں ہوگی ارواح کے پیغامات نہ تھے، بلکہ کشوف تھے۔ لیکن کیا کوئی عقلمند یقین کر سکتا ہے، کہ یہ کشوف اور اسی طرح کے بیسیوں دوسرے پیغامات جو انہوں نے شائع کئے خدا کیطرف سے تھے؟ یقیناً وہ خدا کی طرف سے نہ تھے۔

پھر ۲۵ اگست ۱۹۳۹ء کے پرچہ میں میڈیم کے ذریعہ لارڈ نارتھ کلف کی روح کا یہ پیغام شائع ہوا، کہ عالم ارواح کی طرف سے اہل ارض کو یہ پیغام دیدو کہ کوئی بڑی جنگ نہ ہوگی، مگر چند روز کے بعد جنگ شروع ہوگئی، اور سپر چولسٹوں کو لینے کے دینے پڑ گئے۔ چنانچہ سپر چولسٹ نیشنل یونین کے پریزیڈنٹ نے ۱۵ ستمبر ۱۹۳۹ء کے پرچہ میں لکھا۔ کہ "مجھے ذاتی طور پر اور جیسا کہ میں سمجھتا ہوں ایک بہت بڑی تعداد کو بھی جنگ کا آغاز ایک بڑے صدمہ کا موجب ہے۔ ہم میں سے بہت کشوف اور ارواح کے پیغامات پر اعتماد کرتے ہوئے یہ امید رکھتے تھے، کہ جنگ نہیں ہوگی" اسی طرح ۲۲ ستمبر کے پرچہ میں مسٹر ایڈمنڈ بارکر نے تنقید کرنے والوں کے جواب میں لکھا۔ "جس حد تک پیشگوئیوں کا تعلق ہے، منتقدین کی تنقید لاجواب ہے۔ پیشگوئیاں یقیناً غلط تھیں۔ اور اگر آج جنگ بند بھی ہو جائے تب بھی وہ غلط ہی رہیں گی۔" اور ۱۳ اکتوبر کے پرچہ میں افسروں کی سالانہ کانفرنس کی روئداد درج کرتے ہوئے مسٹر ہیرلڈ ویگرس کا یہ قول شائع ہوا۔ کہ "میڈیم آخری لمحہ تک یہ پیغامات دیتے رہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی ستّر کتابیں!

صرف پچیس ۲۵ روپے میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ستر کتابیں جو رسالہ ریویو کے سائز پر قریباً چھ ہزار صفحوں کی ہیں۔ صرف پچیس روپے میں فروخت ہو رہی ہیں۔ پہلے یہ کتابیں تیس روپے میں فروخت ہوتی تھیں۔ مگر اب پہلے سٹاک میں سے بعض ختم ہو گئی ہیں۔ اس لئے قیمت پچیس روپے کر دی گئی ہے۔ بعض کتابوں کے نام یہ ہیں:۔

براہین احمدیہ مکمل	تریاق القلوب
سرمہ چشم آریہ	تحفہ گولڑویہ
آئینہ کمالاتِ اسلام	اربعین ہر چہار حصّے
شہادۃ القرآن	نسیم دعوت
نور القرآن	تذکرۃ الشہادتین
چشمۂ معرفت	حقیقۃ الوحی
مسیح ہندوستان میں	لجّۃ النّور

یہ سب کتابیں بالکل نئی ہیں۔ آرڈر کے ہمراہ دو روپے ارسال فرمائیں

مینیجر رسالہ ریویو۔ اُردو۔ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اصلی جہاز مارکہ کپڑے

پائیدار۔
پختہ رنگ۔
عمدہ کوالٹی۔
قیمت میں
ارزاں۔

ہمیشہ استعمال کریں!

کاٹن کریپ (رنگین وسفید) لٹھا سفید۔ پاپلین (رنگین وسفید)
خاکی زین۔ ٹول۔ پگڑی کلاتھ۔ سفید زین و ٹول۔ مکھن زین
نیلی زین۔ کوری زین۔ دسوتی (رنگین وسفید) پردا کلاتھ۔
شیٹنگ کلاتھ۔ ٹیبل کلاتھ۔ نیپکن۔ تولیئے۔ جھاڑن وغیرہ۔

باوا پردمن سنگھ اینڈ سنز امرتسر۔ برانچیائے۔ بمبئی۔ کلکتہ۔ دہلی۔ لاہور۔ کوئٹہ